تعلموا الفرائض وعلموها الناس (الحدیث)

معین السراجی

یعنی

طلبا وطالبات فرائض کے لیے انمول تحفہ

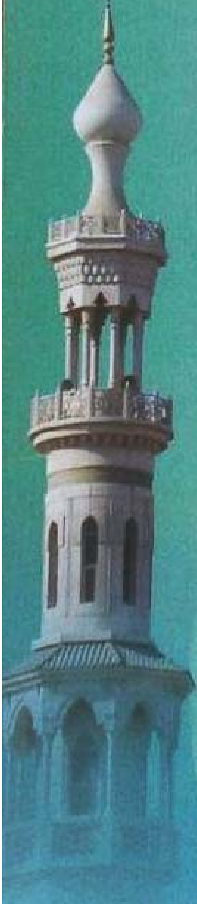

مُرتّب
محمد الیاس گڈھوی (ہمت نگری)
مدرس مدرسہ دعوۃ الایمان مانک پور نکولی، گجرات (الہند)

ادارۃ الصدّیق، ڈابھیل گجرات

تعلّموا الفرائض و علِّموھا الناس (الحدیث)

معین السراجی

یعنی

طلبا وطالباتِ فرائض کے لیے انمول تحفہ

مرتب

محمد الیاس گڈھوی (ہمت نگری)

مدرس مدرسہ دعوۃ الایمان مانِک پور ٹکولی، گجرات (الہند)

ناشر

ادارۂ صدیق، ڈابھیل، گجرات

تفصیلات

اسم کتاب:.. معین السراجی

مرتب: .... مولانا محمد الیاس صاحب گڈھوی (ہمت نگری)

سن طباعت:....................................۱۴۳۰ھ مطابق ۲۰۰۹ء

ناشر:.. ادارۂ صدیق، ڈابھیل، گجرات

ملنے کے پتے
مولانا شعیب صاحب کیسرپوری، جامعۃ العلوم گڈھا، ہمت نگر۔
مولانا الیاس صاحب، مدرسہ دعوۃ الایمان مانِک پورٹکولی، نوساری، گجرات

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱	تقریض: حضرت (رئیس) مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی	
۲	تقریظ: مولانا محمد یونس صاحب تاجپوری مدظلہ	
۳	تقریظ: مفتی ابوبکر صاحب پٹنی مدظلہ	
۴	پیش لفظ	
۵	تعریف، موضوع، غرض وغایت، حکمِ شرعی، شرعی رتبہ	
۶	ترکہ کی تعریف	
۷	ترکہ سے متعلق بالترتیب حقوقِ اربعہ	
۸	اصنافِ عشرہ	
۹	موانع ارث	
۱۰	فروضِ مقدرہ اور ان کے مستحقین	
۱۱	مَردوں کا بیان	
۱۲	جدِّ صحیح وجدِّ فاسد کی تعریف	
۱۳	عورتوں کا بیان	
۱۴	مسئلۂ تشبیب	
۱۵	جدّۂ صحیحہ وجدِّ فاسد کی تعریف	
۱۶	عصبات کا بیان	

۱۷	عصبہ بنفسہ مع أقسامِ أربعہ	
۱۸	عصبہ بغیرہ، مع غیرہ	
۱۹	حجب کا بیان	
۲۰	محروم اصطلاحی اور محجوب میں فرق	
۲۱	مخارج فروض کا بیان	
۲۲	مسئلہ بنانے کا طریقہ	
۲۳	عول کا بیان	
۲۴	اعداد کے درمیان نسبتوں (تماثل، تداخل، توافق، تباین) کا بیان	
۲۵	تصحیح کا بیان	
۲۶	ہر فرد و فریق کے درمیان تقسیم ترکہ کا بیان	
۲۷	قرض خواہوں کے درمیان تقسیم ترکہ کا بیان	
۲۸	ترکہ میں کسر کا عمل	
۲۹	تخارج کا بیان	
۳۰	رد کا بیان	
۳۱	مناسخہ کا بیان	
۳۲	ذوی الارحام کا بیان	
۳۳	آیات قرآنیہ درباب میراث	

تقریظ

مربی ومولائی حضرت **مولانا یونس صاحب** تاجپوری دامت برکاتہم

(شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ امداد العلوم وڈالی)

علم المیراث کی اہمیت وفضیلت قرآن وحدیث سے روز روشن کی طرح واضح ہے؛ لیکن امتِ مسلمہ کا سب سے بڑا یہ المیہ ہے کہ وہ اتنے بڑے فریضہ سے تغافل سے کام لے رہی ہے، اور وارثوں کو- خاص کر کے بہنوں کو- ان کے حقِ میراث سے محروم کرتی ہے، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ: امت کو اس فریضہ کی اہمیت کا احساس ہی نہیں، دوسری وجہ یہ ہے کہ: امت کو اس کے احکام سے ناواقفیت ہے۔ اس فن کے مسائل چوں کہ مشکل بھی ہے، اسی وجہ سے مدارس کے طلبہ سراجی کے پڑھنے کے دوران دِقت میں پڑ جاتے ہیں، حتیٰ کہ اس کو مشکل سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔

اس سلسلے میں مولوی الیاس سلمہٗ نے بڑی محنت وعرق ریزی سے اِس کے مسائل کو عام فہم میں بڑے آسان کر کے جمع کیے ہیں؛ بلکہ جناب موصوف نے سراجی کا اردو زبان میں ''متبادل'' پیش کیا ہے۔ اللہ کی ذاتِ پاک سے امید ودعا ہے کہ: وہ اس کتاب کو مفید در مفید بنائے، اور اہلِ مدارسِ اسلامیہ سے توقع ہے کہ: وہ اِس کتاب کو ہاتھ در ہاتھ لے کر طلبا کی پریشانی کو دور کرنے میں ممد ومعاون بنیں۔

اخیر میں دعا گو ہوں کہ: اللہ پاک موصوف کی اس کاوش کو بے انتہاء قبولیت سے نوازے اور ذخیرۂ آخرت وذریعۂ نجات بناوے۔ (آمین)

(حضرت مولانا) یونس تاجپوری (صاحب)

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ امداد العلوم وڈالی، سابرکانٹھا، گجرات، (الہند)

تقریظ: حضرت مفکرِ ملت مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی دامت برکاتہم

(سابق رئیس جامعہ فلاح دارین ترکیسر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شریعتِ اسلامیہ نے اُمت کو جو ضوابط عطا فرمائے ہیں اُس کی مختلف نوعتیں ہیں: بعض کا تعلق عبادات سے ہیں، بعض کا معاملات سے ہیں، بعض کا مُعاشَرت و اخلاق سے ہیں؛ اِن ہی قواعد و ضوابط میں ایک اہم شعبہ ”علمِ میراث“ کا ہے، قرآن کریم میں مکمل رکوع احکامِ میراث کے بارے میں نازل کیا گیا، اور اُس کو ﴿فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ﴾ نیز ﴿وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ﴾ کے تاکیدی الفاظ سے مؤکد کیا گیا ہے۔

عُلما نے ہمیشہ اِس فن (فن علم میراث) کی طرف توجہ کی ہے، اور وُرثاء کے حِصص کو تفصیل سے بیان کیا ہے، ہمارے مدارس میں اِس فن کی مشہور کتاب ”الفرائض السراجية“ طلبا کو پڑھائی جاتی ہے، جس کی اردو عربی شروحات بھی طبع ہو چکی ہیں، پھر بھی ضرورت تھی کہ اِس اہم فن کی کوئی آسان اور مختصر کتاب مُرتَّب کی جائے جس کو مبتدی طلبا آسانی سے سمجھ سکیں، اِسی ضرورت کے پیش نظر ”مدرسہ دعوۃ الایمان“ کے جواں سال و جواں ہمت مُدرِّس، عزیزم مولوی محمد الیاس گڈھوی — زَادَهُ اللّٰهُ عِلْماً وَّفَضْلاً — نے ”معین السراجی“ کے نام سے سہل انداز میں یہ رسالہ تالیف فرمایا ہے، جو مبتدی طلبا کو بہت مفید اور سہل الاستفادہ ہے، اور امید ہے کہ فنِ میراث کے اصول و قواعد کے سمجھنے میں طلبا کو بہت آسانی ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ مؤلف –حَفِظَہُ اللّٰہُ– کی اِس خدمت کو شرفِ قبولیت عطا فرماوے، اور طلبائے مدارسِ اسلامیہ اِن ہی ضوابط کو سامنے رکھ کر میراث کے مسائل حل کرسکیں۔ وَمَاذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ. والسلام

احقر عبداللہ غفرلہ کاپودروی

۳۰/اپریل ۲۰۰۹ء

صلى الله عليه وسلم

تقریظ

حضرت مفتی ابوبکر صاحب پٹنی مدظلہ

(استاذ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

قرنوں سے سفینۂ تصنیف وتالیف رواں دواں ہے؛ لیکن نہ اُس کو سانس لینے کا موقع ملا ہے اور نہ ہی کوئی ساحل نظر آرہا ہے، بے شمار کتابیں لکھی گئیں، اور تاہنوز سلسلہ جاری ہے اور اِن شاء اللہ جاری رہے گا، اُن میں سے کچھ نایاب ہوگئیں اور کچھ کم یاب ہیں، اور بعضے تو ابھی بھی پوری شان سے زندہ ہی نہیں؛ بلکہ اپنا شباب اَور بڑھاتی نظر آرہی ہیں۔

اُن کتابوں میں علمِ فرائض میں لکھی گئی ایک کتاب: ”الفرائض السراجیة“ تالیف کے وقت سے تاحال زندہ ہے، اور تقریباً برصغیر کے تمام مدارس میں داخلِ نصاب ہے، اور علمِ فرائض عموماً اِسی سے حاصل کیا جاتا ہے؛ لیکن ہمارے درسِ نظامی میں یہ اِس فن کی اول وآخری کتاب ہے؛ اِس لیے طلبا کو ابتداءً بعض اوقات اجنبیت سی محسوس ہوتی ہے، ضرورت تھی کہ اِس سے قبل ایک مختصر سا رسالہ ہو جو طلبا کو پڑھا لیا جائے، اور اُس کی اصطلاحات یاد کروالی جائیں؛ تاکہ سراجی کا ضبط آسان ہو، بہ ایں غرض ”دعوة الایمان“ ٹکولی کے محنتی اور علم دوست فاضل، رفیق محترم: مولوی الیاس صاحب نے ایک عمدہ رسالہ تالیف فرمایا، بندہ

نے بحمد اللہ اِس کو مکمل حرف بہ حرف پڑھا اور موقع بہ موقع مناسب مشورے دیے، اور اب یہ طبع ہو کر بہ نام ’’معین السراجی‘‘ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ: اِس کو اسم بامسمیٰ بنائے اور طلبا کے لیے مفید ثابت ہو۔ آمیـــــن یارب العالمین

العبد: (مفتی) ابوبکر (صاحب) عفی عنہ
۱۴/ربیع الاول ۱۴۳۰ھ شب جمعہ

پیش لفظ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد! علومِ دینیہ میں علم فرائض کی اہمیت اہل علم پر مخفی نہیں؛ کیوں کہ یہ وہی علم ہے جس کے احکام کے بارے میں ﴿فريضة من الله﴾، ﴿وصية من الله﴾ کا تاکیدی حکم جاری ہوا ہے، قرآن وحدیث میں اِس فن کو مفصل بیان کیا گیا ہے، مزید براں اِس کی تعلیم وتعلم کی ترغیب واہمیت کا اندازہ خود شانِ رسالت سے نکلے ہوئے اِن جواہر سے ہوتا ہے: ”تعلموا الفرائض و علّموها الناس“ الخ. (دارمي) ”فإنها نصف العلم، وهو ينسأ، وهو أول شيءٍ ينزع من أمتي“ الخ. (ابن ماجة)

علمِ فرائض پر علما نے مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، اُن میں سب سے زیادہ مقبولیت ”الفرائض السراجية“ معروف بہ ”سراجی“ کو ہوئی، اور یہ ہی کتاب عموماً داخلِ نصاب ہے۔

جیسا کہ دیگر فنون میں کسی عربی فنی کتاب شروع کرنے سے پہلے کوئی نہ کوئی اردو رسالہ طلبا کو یاد کروایا جاتا ہے، اِس کے بعد وہ کتاب شروع کی جاتی ہے، اِس سے فن کی وحشت ختم ہو جاتی ہے اور بہ آسانی کتاب ضبط میں بھی آ جاتی ہے۔ اکثر وبیشتر فنون میں کوئی نہ کوئی مختصر رسالہ موجود ہے؛ لیکن علم فرائض میں سراجی سے قبل پڑھانے کے قابل مختصر رسالہ احقر کی نظر سے نہیں گزرا، بہ ایں غرض احقر نے یہ معمولی سی کاوش کی ہے جس سے طلبا کا تعاون ہو سکے، اور اِس کو سراجی سے قبل پڑھا لیا جائے؛ تاکہ فن کی اجنبیت، اپنائیت سے بدل جائے، اور کتاب کو

سمجھنا آسان ہوجائے۔

من لم يشكر الناس لم يشكر الله

مَیں اپنے جمیع اساتذۂ کرام کی توجہات اور معاونین کے تعاون کا مشکور ہوں، بالخصوص استاذِ محترم مولانا عارف صاحب دامت برکاتہم کا، کہ آپ نے اِس فن کی شُد بُد پیدا کی، اور مَیں اِس قابل بن سکا کہ آپ حضرات کے سامنے یہ رسالہ پیش کرسکوں۔

اہلِ علم کی خدمت میں گذارش: احقر اپنی کم مائیگی وعلمی بے بضاعتی کا معترف ہے بنابریں اِس میں نقائص کا رہ جانا کوئی امر مستبعد نہیں ہے؛ لہٰذا قارئین سے درخواست ہے کہ مطلع فرمائیں؛ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اِس کی اصلاح کی جاسکے۔

إذا أتت من صاحب لك زلّةٌ ❖ فكن أنت محتالاً لزلّته عذراً

اللّٰهمّ تقبلْها بقبولٍ حسنٍ، وأنبِتْها نباتاً حسناً.

محمد الیاس گڈھوی

خادم التدریس مدرسہ دعوۃ الایمان مانکپور ٹکولی

مؤرخہ ۱۸؍رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الـحمد لله الذى بصفاته تتمُّ الصالحات و الصلوٰة و السلام علىٰ من لاينقطع عنه المعجزات.

نـام كتاب: ۱)الـمـقـدمة السـراجيّة. ۲)الرسالة السراجيّة. ۳)المتن السراجيّة. ٤)السراجي.

نام مصنف: أبو الطاهر سراج الدين محمد بن عبد الرشيد السجاوندي الحنفي.

ساتویں صدی کے امام ہے؛ البتہ تاریخ ولادت ووفات نامعلوم ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

تعریفِ علمِ فرائض: یہ چند قواعد اور جزئیات فقہیہ کا ایسا علم ہے جس سے میت کے ترکہ کو اس کے مستحقین کے درمیان تقسیم کرنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔

موضوع: ترکہ اور اُس کے مستحقین ہے۔

غرض: حق والوں کا حق پہچاننا، اور ترکے کی تقسیم میں غلطی سے بچنا۔

حکمِ شرعی: فرض کفایہ(۱)۔

---

(۱) **شرعی رتبہ**: اِس فن کا مقام اِن آیات واحادیث سے معلوم ہوتا ہے:

۱) ﴿آبآؤكُمْ وأبناؤكُمْ لا تدرون أيُّهمْ أقرب لكمْ نفعاً، فريضةً من اللّٰه، إنّ اللّٰه كان عليماً حكيماً﴾ [نساء: ۱۱]

۲) ﴿وصية من اللّٰه، واللّٰه عليم حليم﴾[نساء، ۱۲]

۳) ﴿يبيّن اللّٰه لكمْ أنْ تضلوا، واللّٰه بكلِّ شيئٍ عليمٌ﴾

۱) عن ابن مسعودٍ ﵁ قال: قال لی رسول اللّٰه ﷺ: تعلَّموا العلم وعلِّموه الناس؛ تـعـلَّموا الفرائض وعلِّموها الناس، تعلَّموا القرآن وعلِّموه الناس، فإني امرءٌ مقبوضٌ، والعلم سيُـنـقـبـض، ويـظـهر الفتنُ حتى يختلف اثنان في فريضةٍ لا يجدان أحداً يفصل بينهما. رواه الدارمي والدار قطني. (مشكوٰة شريف ۱/ ۳۸)

۲) عـن أبـى هـريـرة قـال: قال رسول اللّٰه ﷺ: يـا أبـاهـريـرة! تـعلموا الفرائض وعلِّموها، فإنه نصفُ العلمِ، وهو يُنسأ، وهو أولُ شيءٍ يُنزع من أمتي. (ابن ماجه ص: ۱۹۵ مكتبۂ بلال ديوبند)

اس فن کی اہمیت کا بہ خوبی اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیگر احکام: نماز، روزہ وغیرہ اجمالاً نازل فرمائے ہیں، اور اُن کی تفصیل نبی کریم ﷺ کے حوالے کردی ہے، جب کہ وراثت کی کافی تفصیلات خود نازل فرمائی ہے۔

ترکہ کی تعریف: وہ مال وملکیت (خواہ عین ہو یا دین) ہے، جو میت اپنے مرنے کے وقت چھوڑتا ہے، بہ شرطے کہ اُس سے غیر کا حق متعلق نہ ہو(۱)۔

ترکہ سے متعلق بالترتیب حقوق اربعہ

تجہیز وتکفین: سب سے پہلے ترکہ سے میت کی تجہیز و تکفین کی جائے، جس میں نہ اسراف کیا جائے اور نہ بخل سے کام لیا جائے؛ بلکہ معروف طریقے پر خرچ کیا جائے۔

قرض: کفن دفن سے فارغ ہونے کے بعد باقی ترکہ سے میت کا قرضہ ادا کیا جائے۔

وصیت: اگر میت نے کوئی جائز وصیت کی ہے-خواہ وہ حقوقُ اللہ سے متعلق ہو یا حقوقُ العباد سے-تو قرضے کی ادائیگی کے بعد باقی ماندہ ترکہ کے تہائی سے اُس کو نافذ کیا جائے گا۔

تقسیم ترکہ: حقوقِ ثلاثہ مذکورہ کے بعد باقی ماندہ ترکہ ورثا کے درمیان حسبِ حصصِ شرعیہ تقسیم کیا جائے گا۔

مستحقین ترکہ

ترکہ کے حق داروں کی بالترتیب قسمیں حسبِ ذیل ہیں:

(۱) ذوی الفروض۔

---

(۱) نوٹ: میت کا وہ مال جو دین میں رہن ہو، یا وہ مبیع جس کا ثمن اب تک نہ دیا گیا ہو اور مشتری قبل قبض المبیع مرگیا ہو، تو چوں کہ اس مال سے دائن یا بائع کا حق متعلق ہے؛ اس لیے یہ مال ترکہ میں شمار نہیں ہوگا۔

(۲) عصباتِ نسبیہ۔

(۳) عصباتِ سببیہ۔

(۴) عصبۂ سببی کے عصبات۔

(۵) ذوی الفروض نسبی پر ان کے حصہ کے بہ قدر رد۔

(۶) ذوی الارحام۔

(۷) مولی الموالات۔

(۸) مُقَر له بالنسبِ علیٰ الغیر.

(۹) موصیٰ له بجمیع المال.

(۱۰) بیت المال، یا بہ قول متأخرین رد علیٰ الزوجین۔

(۱) ذوی الفروض

یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے کتاب اللہ، سنّتِ رسول اللہ ﷺ اور اجماعِ امت میں خاص خاص حصے مقرر کیے گئے ہیں۔ یہ کل بارہ ہیں:

دو سببی: زوج وزوجہ۔

دس نسبی: تین مذکر: (۱) باپ، (۲) دادا، (۳) اخیافی بھائی۔ سات مؤنث: (۱) بیٹی، (۲) پوتی، (۳) حقیقی بہن، (۴) علاتی بہن، (۵) اخیافی بہن، (۶) ماں اور (۷) جدّہ۔

(۲) عصباتِ نسبیہ

عصبات: میت کے وہ رشتہ دار ہیں جن کا حصہ قرآن وحدیث میں متعین نہیں ہے؛ بلکہ وہ تنہا ہونے کی صورت میں تمام ترکہ کے، اور ذوی الفروض کے ساتھ ہوں تو باقی ماندہ ترکہ کے مستحق ہوتے ہیں(۱)۔

عصبۂ نسبی: وہ لوگ ہیں جو میت سے نسب کا رشتہ رکھتے ہوں، جیسے: باپ، دادا، بیٹا، پوتا۔ اگر ذوی الفروض سے مال بچ جائے تو عصبات نسبیہ پر تقسیم کیا جائے گا۔

(۳) عصبات سببیہ

عصبۂ سببی معتِق (میت کے آزاد کرنے والے) کو کہتے ہیں۔

(۴) عصبۂ سببی کے عصبات

اگر معتِق خود نہ ہو تو میراث اُس کے عصباتِ نسبیہ کو ملے گی، اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو اُس کے عصباتِ سببیہ (معتِق کے معتِق الخ) کو ملے گی۔

تنبیہ: اِن دونوں صورتوں میں صرف مرد ہی ترکہ کے حق دار ہوں گے عورتیں نہیں۔

(۵) رد بذوی الفروض

جب میت کے ہر دو عصبات میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو، تو پھر باقی ماندہ

---

(۱) نوٹ: یہ عصبہ بنفسہ کا حکم ہے، بغیرہ اور مع غیرہ کا نہیں۔

حصہ بھی اُن ہی ذوی الفروض پر ان کے حصوں کے تناسب سے دوبارہ تقسیم کیا جائے گا جس کو ''رد'' کہتے ہیں۔

تنبیہ: یہ رد صرف ذوی الفروض نسبی پر کیا جاتا ہے، ذوی الفروض سببی (زوجین) پر نہیں۔

(۶) ذوی الارحام

مذکورہ بالا مستحقین میں سے کوئی بھی نہ ہو تو پھر میراث ذوی الارحام کو ملے گی۔

ذوی الفروض اور عصبات کے علاوہ کل رشتہ دار ''ذوی الارحام'' کہلاتے ہیں، مثلاً: نواسہ، نواسی، بھانجہ، بھانجی، بھتیجی، پھوپھی، خالہ، ماموں، نانا، وغیرہ۔

(۷) مولی الموالات

وہ شخص ہے جس کے ساتھ میت نے عقدِ موالات کیا ہو، یعنی: یہ میت ایک مجہول النسب شخص تھا، اُس نے کسی کے ساتھ یہ عقد کیا تھا کہ: ''تم میرے مولیٰ ہو، میرے مرنے کے بعد میرے مال کے حق دار تم ہو، اور اگر مجھ سے کوئی ایسی جنایت سرزد ہو جائے جس سے دیت واجب ہو تو تمھیں دینی ہوگی''، اِس معاہدے کی تکمیل کے بعد اگر یہ مجہول النسب شخص مر جائے، اور مستحقینِ بالا میں سے اُس کے ترکہ کا کوئی مستحق موجود نہ ہو، تو اُس کا ترکہ اِسی مولیٰ الموالات کو ملے گا۔

(۸) مُقَرلہ بالنسبِ علیٰ الغیر

اُس شخص کو کہتے ہیں جس کے بارے میں میت نے ایسے رشتے کا اقرار

کیا ہو جو دوسرے کی تصدیق کیے بغیر محض اُس کے اقرار سے ثابت نہ ہو(۱)۔

(۹) موصیٰ لہ بجمیع المال

جس موصیٰ لہ بجمیع المال کو دیگر مستحقین کے شرعی حق کی بنا پر اولاً صرف ثلث دیا گیا تھا، اب مذکورہ بالا مستحقین میں سے کسی کے نہ ہونے کے وقت باقی دو ثلث بھی اُسی کو دے دیا جائے گا۔

(۱۰) بیت المال یا ردعلیٰ الزوجین

اگر مذکورۂ بالا مستحقین میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو تو پورا مال بیت المال (اسلامی خزانہ) میں جمع کیا جائے گا، (جس سے نادار مریضوں کی دوا، لقیط کا نان نفقہ، جنایت کی دیت اور لاوارث نادار مُردوں کی تجہیز و تکفین کے کام کیے جائیں گے۔)

فائدہ: متأخرین علما نے جب دیکھا کہ فی زمانناتو کوئی شرعی بیت المال موجود ہے، اور نہ اِس قسم کے اموال کو شرعی مصارف میں صَرف کیا جاتا ہے؛ اِس لیے اگر زوجین میں سے کوئی ایک موجود ہو، اور اُن کے حصے سے باقی ماندہ مال کے لیے مستحقینِ مذکورۂ بالا میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو، تو بہ جائے بیت المال کے

---

(۱) مثلاً میت نے زید کے متعلق اپنے بھائی یا چچا ہونے کا اقرار کرلیا- بہ شرطے کہ زید مجہول النسب شخص تھا- تو چوں کہ میت زید کو اپنے باپ یا دادا کے نسب میں داخل کرنا چاہتا ہے، اور یہ محض اُس کے اقرار سے نہیں ہوسکتا؛ البتہ انسان اپنے اقرار پر ماخوذ ہوتا ہے؛ اِس لیے اگر یہ میت بعدِ اقرار تاحیات اپنے اقرار پر برقرار رہا، اور غیر (باپ، دادا) نے مُقِر (میت) کی تصدیق نہیں کی تھی، تو اگر مذکورہ بالا مستحقین میں سے کوئی نہ ہو تو سارا مال مُقَر لہ بالنسب علیٰ الغیر کو ملے گا۔

وہ باقی ماندہ حصہ بھی اُسی احدالزوجین کو دیا جائے گا۔

موانع ارث

وارث میں میراث کا سبب پائے جانے کے باوجود اُس کی اپنی ذات میں کسی عارض کی وجہ سے میراث سے روکنے والی چار چیزیں ہیں:

رقیت (غلامی): چاہے کامل ہو، مثلاً قن (خالص غلام)؛ یا ناقص ہو، مثلاً: مُدبَّر، امِ ولد، مُکاتَب اور معتَق البعض۔

قتلِ مورث: ایسا قتل کہ جس میں قصاص یا کفارہ میں سے کوئی ایک واجب ہوتا ہو، اور وہ چار قسموں پر ہے: قتلِ عمد، شبہِ عمد، قتلِ خطا اور جارے مجرائے خطا۔

اختلافِ دین: یعنی مسلمان کافر کا، اور کافر مسلمان کا، نیز مرتد کسی کا وارث نہیں بنتا(۱)۔

اختلافِ دارین: غیر مسلموں میں دو مختلف مستقل حکومتوں کا جدا جدا رعایا ہونا حرمانِ ارث کا سبب ہے، خواہ یہ اختلاف حقیقتاً ہو، جیسے: ایک حربی دوسرا ذمی؛ یا حکماً ہو، جیسے: ایک ذمی دوسرا مستامن ہو؛ یا الگ الگ دار کے دو حربی دارالاسلام میں رہتے ہوں(۲)۔

---

(۱) تنبیہ: غیر مسلموں (کفار) میں خواہ کتنا ہی اختلاف ہو، وہ اسلام کی نظر میں بہ مقتضائے "الکفرُ مِلّةٌ واحدة" ایک دین کے تابع ہیں؛ اِسی بنا پر غیر مسلموں میں مذہبی اختلاف حرمانِ ارث کے اسباب میں سے نہیں ہے۔

(۲) نوٹ: اختلافِ دار صرف کُفّار کے حق میں مانع ہے، مسلمانوں کے حق میں نہیں۔

فروض مقدرہ اور اُن کے مستحقین

کتاب اللہ میں مذکور حصے کل چھ ہیں:

قسمِ اول	نصف	$\frac{۱}{۲}$	ربع	$\frac{۱}{۴}$	ثمن	$\frac{۱}{۸}$
قسمِ ثانی	ثلث	$\frac{۱}{۳}$	ثلثان	$\frac{۲}{۳}$	سدس	$\frac{۱}{۶}$

اِن دونوں نوعوں کے فروض میں باہمی تضعیف وتنصیف (۱) کا تعلق ہے۔

ذوی الفروض

ذوی الفروض کل بارہ ہیں:

چار مرد: (۱) باپ (۲) جدصحیح (۳) اخیافی بھائی (۴) شوہر۔

آٹھ عورتیں: (۱) بیوی (۲) بیٹی (۳) پوتی (۴) حقیقی بہن (۵) علاتی بہن (۶) اخیافی بہن (۷) ماں (۸) جدۂ صحیحہ۔

---

(۱) اِن دو قسموں کی خوبی یہ ہے کہ اگر اِن کو داہنی طرف سے دیکھا جائے تو ہر عدد دوسرے کے مقابلے میں دوگنا نظر آئے گا، مثال کے طور پر قسم اول کو داہنی طرف سے دیکھیے: نصف، رُبع کا دوگنا ہے، اور رُبع، ثمن کا؛ اِسی طرح قسمِ ثانی میں بھی ثلثان، ثُلث کا دوگنا ہے، اور ثلث، سُدس کا۔ اِس کو ''تضعیف'' کہتے ہیں، تضعیف کے معنیٰ ہیں: دو چند کرنا، یعنی عدد کو اِس طرح ذکر کرنا کہ داہنی طرف سے ہر عدد دوسرے کا دوگنا نظر آئے۔

اور اِن ہی عددوں کو اگر بائیں طرف سے دیکھا جائے تو ہر عدد دوسرے کے مقابلے میں آدھا نظر آئے گا، مثال کے طور پر قسمِ اول کو بائیں طرف سے دیکھیے: ثمن، رُبع کا آدھا، اور رُبع، نصف کا آدھا ہے، اور دوسری قسم میں سُدس، ثلث کا آدھا، اور ثلث، ثلثان کا آدھا ہے۔ اِس کو ''تنصیف'' کہتے ہیں، تنصیف کے معنیٰ ہیں: آدھا کرنا، یعنی عدد کو اِس طرح ذکر کرنا کہ بائیں طرف سے ہر عدد دوسرے کے مقابلے میں آدھا نظر آئے۔

مَردوں کے احوال

(۱) احوالِ اب (باپ)

باپ کی کل تین حالتیں ہیں:

۱) میت کا بیٹا پوتا، پَر پوتا الخ موجود ہو تو باپ کو سدس ملے گا(۱)۔

۲) میت کی بیٹی، پوتی، پر پوتی الخ موجود ہو تو باپ کو سدس ملے گا، اور عصبہ بھی ہوگا۔

۳) میت کی مذکر و مؤنث اولاد میں سے کوئی نہ ہو تو باپ خالص عصبہ ہوگا۔

(۲) احوالِ جدِّ صحیح

دادا کی چار حالتیں ہیں:

۱) میت کا لڑکا، پوتا الخ ہو تو دادا کو صرف سدس ملے گا(۲)۔

---

(۱) امثلہ میں (ف) سے فرضیت (عـ) سے عصبیت بنفسہ (عب) سے عصبیت بغیرہ (معـ) سے عصبیت مع غیرہ (عن) سے عینی (عل) سے علاتی (خف) سے اخیافی (م) سے محروم یا مجوب مراد ہیں۔

مہ ۶
میت

اب	ام	ابن
سدس	سدس کل	عصبہ
فا	فا	ع ۴

مہ ۶
میت

اب	ام	بنت
سدس/عصبہ	سدس کل	نصف
فا	فا	ف ۳
ع ۱/۲		

مہ ۳
میت

اب	ام
عصبہ	ثلث
ع ۲	فا

(۲) میت مہ ۶

جد	ام	ابن
سدس	سدس	عصبہ
فا	فا	ع ۴

میت مہ ۶

جد	ام	بنت
فا	فا	ف ۳
سدس/عصبہ	سدس	نصف
ع ۱/۲		

میت مہ ۳

جد	ام
عصبہ	ثلث
ع ۲	فا

میت مہ ۳

جد	اب	ام
م	عصبہ	ثلث
م	ع ۲	فا

٢) میت کی لڑکی، پوتی الخ ہو تو دادا کو سدس ملے گا اور عصبہ بھی ہوگا۔

٣) میت کی مذکر و مؤنث کوئی اولاد نہ ہو، تو دادا خالص عصبہ ہوگا۔

۴) باپ کی موجودگی میں دادا محروم (مجوب) ہوگا(١)۔

جد صحیح: وہ مذکر اصلِ بعید ہے جس کو میت سے رشتہ جوڑنے میں ام (مؤنث) کا واسطہ نہ آئے، جیسے: اب الاب (دادا)، اب اب الاب (پَر دادا)۔

جد فاسد: وہ مذکر اصلِ بعید ہے جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں ام (مؤنث) کا واسطہ آئے، جیسے: اب الام (نانا)، اب امّ الاب (باپ کا نانا)۔

(٣) احوال اولاد الام (اخیافی بھائی بہن)

اخیافی بھائی بہنوں کی تین حالتیں ہیں:

١) اگر اخیافی بھائی بہن میں سے کوئی ایک ہی ہو تو سدس ملے گا(٢)۔

٢) دو یا زیادہ ہوں تو ثلث ملے گا، اور وہ ثلث بھائی بہن کے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔

٣) اگر میت کا لڑکا، پوتا الخ، لڑکی، پوتی الخ، یا باپ دادا میں سے کوئی ایک بھی ہو، تو اخیافی بھائی بہن محروم ہوں گے۔

---

(١) باپ اور دادا کے مابین چار مسائل میں فرق ہے: پہلا مسئلہ احوال اخت لاب میں، دوسرا مسئلہ احوال ام میں اور تیسرا مسئلہ احوال جدۂ صحیحہ میں مذکور ہے، اور چوتھا مسئلہ صاحب سراجی نے باب العصبات کے ضمن میں بیان کیا ہے۔

مـه ٦

میت

زوج	ام	اخ خف	عم
نصف	ثلث	سدس	م
ف٣	ف٢	ف١	

مـه ٦

میت

زوج	ام	اخ خف	اخت خف
نصف	سدس	ثلث	
ف٣	ف١	ف١	ف١

مـه ٢

میت

بنت	اخت عن	اخت خف
نصف	عصبہ مع الغیر	م
ف١	مع١	

(۴) احوالِ زوج (شوہر)

شوہر کی صرف دو حالتیں ہیں:

۱) بیوی کی مذکر و مؤنث کوئی اولاد نہ ہو تو شوہر کو نصف ملے گا(۱)۔

۲) اگر بیوی کی کوئی اولاد ہو (خواہ اسی شوہر سے ہو یا پہلے شوہر سے)، تو شوہر کو ربع ملے گا۔

عورتوں کا بیان

(۵) احوال زوجہ (بیوی)

بیوی کی صرف دو حالتیں ہیں:

۱) اگر میت کی کسی قسم کی مذکر و مؤنث اولاد نہ ہو تو بیوی کو ربع ملے گا، خواہ بیوی ایک ہو یا زیادہ(۲)۔

۲) اگر میت شوہر کی کوئی اولاد ہو (خواہ اسی بیوی سے ہو یا دوسری بیوی سے) تو بیوی کو ثمن ملے گا، خواہ ایک ہو یا زیادہ۔

(۶) احوال بنت (بیٹی)

بیٹی کی تین حالتیں ہیں:

(۱) میت م۲ه

زوج	اخت عن
نصف	نصف
ف۱	ف۱

میت م۴ه

زوج	ابن
ربع	عصبہ
ف۱	ع۳

میت م۴ه

زوج	بنت	عم
ربع	نصف	عصبہ
ف۱	ف۲	ع۱

(۲) میت م۴ه

زوجہ	اخت عن	عم
ربع	نصف	عصبہ
ف۱	ف۲	ع۱

میت م۸ه

زوجہ	ابن
ثمن	عصبہ
ف۱	ع۷

میت م۸ه

زوجہ	بنت	اخ
ثمن	نصف	عصبہ
ف۱	ف۴	ع۳

۱) بیٹی ایک ہو تو نصف ملے گا(۱)۔

۲) دو یا زیادہ ہوں تو ثلثان ملے گا۔

۳) اگر بیٹی بیٹے کے ساتھ ہو تو بیٹی عصبہ بالغیر بنے گی، اور مذکر کو مونث سے دوگنا ملے گا۔

(۷) احوال بنت الابن (پوتی)

پوتیوں کی کل چھ حالتیں ہیں:

۱) پوتی ایک ہو تو نصف ملے گا(۲)۔

---

(۱)

میت مہ ۲

بنت	ابن الاخ
نصف	عصبہ
ف ۱	ع ۱

میت مہ ۳

بنت	بنت	ابن العم
ثلثان		عصبہ
ف ۱	ف ۱	ع ۱

میت مہ ۳

بنت	ابن
عصبہ	
عب ۱	ع ۲

(۲)

میت مہ ۲

بنت الابن	اخ
نصف	عصبہ
ف ۱	ع ۱

میت مہ ۶

بنت	بنت الابن	عم
نصف	سدس	عصبہ
ف ۳	ف ۱	ع ۲

میت مہ ۳

بنتا الابن	اخ
ثلثان	عصبہ
ف ۲	ع ۱

میت مہ ۳

بنت الابن	ابن الابن
عصبہ	
ع ۱	ع ۲

میت مہ ۱

بنت الابن	ابن الابن	ابن
م	م	عصبہ
م	م	ع ۱

میت مہ ۲ ۶

بنت	بنت الابن	ابن الابن
نصف	عصبہ	
۱	(۱/۳)	
ف ۳	عب ۱	ع ۲

میت مہ ۳

بنتان	بنت الابن	عم
ثلثان	م	عصبہ
ف ۲	م	ع ۱

میت مہ ۳ ۹

بنتان	بنت الابن	ابن الابن	عم
ثلثان	عصبہ		م
۲	(۱/۳)		
ف ۶	عب ۱	ع ۲	م

میت مہ ۶

بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	عم
نصف	سدس	م	عصبہ
ف ۳	ف ۱	م	ع ۲

میت مہ ۶ ۱۸

بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	ابن ابن الابن	بنت ابن ابن الابن	عم
نصف	سدس	عصبہ		م	م
۳	۱	(۲/۶)			
ف ۹	ف ۳	عب ۲	ع ۴	م	م

میت مہ ۶ ۱۲

بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	بنت ابن ابن الابن	ابن ابن ابن الابن	بنت ابن ابن ابن الابن
نصف	سدس	عصبہ			م
۳	۱		(۲/۴)		
ف ۶	ف ۲	عب ۱	عب ۱	ع ۲	م

٢) ایک سے زائد ہوں تو ثلثان ملے گا۔

٣) پوتی ایک بیٹی کے ساتھ ہو تو سدس ملے گا۔

٤) پوتی پوتے کے ساتھ ہو تو پوتی عصبہ بالغیر بنے گی، اور مؤنث کو مذکر سے نصف ملے گا۔

٥) پوتی میت کے بیٹے کے ساتھ ہو تو محروم ہوگی۔

٦) پوتی دو یا زیادہ بیٹیوں کے ساتھ ہو تو بھی محروم ہوگی۔

مسئلۂ تشبیب

تشبیب کے لغوی معنیٰ: اشعار میں عورتوں کے محاسن واوصاف کو ذکر کرنا۔

اصطلاحی تعریف: لڑکیوں، پوتیوں کو درجہ وار ذکر کرنے کو ”تشبیب“ کہتے ہیں۔

میت زید

	الفريق الاول ابن(عمر)	الفريق الثاني ابن(بكر)	الفريق الثالث ابن(خالد)
الدرجة:١	ابن بنت العليا لهاالنصف	ابن	ابن
الدرجة:٢	ابن+بنت (الوسطیٰ) لهما السدس تكملة للثلثين	بنت (العليا) + ابن	ابن
الدرجة:٣	بنت (السفلیٰ)م	ابن + بنت (الوسطیٰ) م	ابن+بنت (العليا)م
الدرجة:٤	....	بنت (السفلیٰ) م	ابن (١) بنت (الوسطیٰ)م
الدرجة:٥	....	....	بنت (السفلیٰ) م

فائدہ: ١) یہ سارا نقشہ اُس وقت کا ہے جب کہ ابنا کی وفات کو تسلیم کیا جائے۔ اور موجودہ شکل کی دوسری نسل میں بنتان کو سدس اِس وجہ سے ملتا ہے کہ

---

(١) هٰذا الابن لو كان حياً بالفرض لعقب البنات الخمس: الاثنان من درجته والثلاث من قبله.

لڑکی کا زیادہ سے زیادہ حصہ فرضاً ثلثان ہے، اور یہ حصہ سدس ہی بچے گا، اور مسئلہ چھ میں مکمل ہوگا، اور مسئلہ خصوصاً اِس شکل میں ہوگا جب کہ ابنا اور بنات میں سے کوئی نہ ہو۔

۲) اور اگر ان پوتوں میں سے کوئی ایک زندہ ہو جائے گا تو وہ اپنے درجے والیوں کو عصبہ بنائے گا، اور نیچے والیوں کو محروم کرے گا، اور اپنے اوپر والی پیڑی کو اگر فرضاً کوئی حصہ نہ ملا ہو تو اُن کو بھی عصبہ بنائے گا۔

(۸) احوال اخت لاب وام (عینی بہن)

حقیقی بہن کی پانچ حالتیں ہیں:

۱) ایک ہو تو نصف ملے گا(۱)۔

۲) دو یا زیادہ ہوں تو ثلثان ملے گا۔

۳) حقیقی بہن حقیقی بھائی کے ساتھ عصبہ بالغیر ہوگی۔

۴) بیٹی یا پوتی کی موجودگی میں حقیقی بہن عصبہ مع الغیر ہوگی۔

فائدہ: عصبہ مع الغیر کا مطلب یہ ہے کہ: بیٹی یا پوتی کا حق دینے کے بعد جو مال بچے گا اُس کو حقیقی بہن لے گی، مثلاً: میت کی ایک بیٹی اور بہن ہو تو بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا؛ لیکن اگر دو بیٹیاں ہیں تو بیٹیوں کو ثلثان اور ما بقی ثلث بہن کو ملے گا۔

میت مہ ۲

اخت عن	عم
نصف	عصبہ
ف۱	ع۱

میت مہ ۳

اختان عن	عم
ثلثان	عصبہ
ف۲	ع۱

میت مہ ۳

اخت عن	اخ عن
عصبہ بالغیر	عصبہ
عب۱	ع۲

میت مہ ۲

اخت عن	بنت
عصبہ مع	نصف
مع۱	ف۱

میت مہ ۲ ۶

اخت عن	اخ عن	بنت
عصبہ بالغیر	عصبہ	نصف
(۱/۳) عب۱	ع۲	۱ ف۳

میت مہ ۲

بنت	ابن الابن	اخ	اخت
نصف	عصبہ	م	م
ف۱	ع۱	م	م

میت مہ ۶

اب	ام	اخ عن	اخت عن
عصبہ	سدس	م	م
ع۵	ف۱	م	م

۵) میت کا بیٹا پوتا، یا باپ دادا موجود ہو تو حقیقی بہن محروم ہوگی۔

(۹) احوال اخت لاب (علاتی بہن)

علاتی بہنوں کی سات حالتیں ہیں:

۱) علاتی بہن ایک ہو تو نصف ملے گا(۱)۔

۲) دو یا زیادہ ہوں تو ثلثان ملے گا۔

۳) علاتی بہن ایک حقیقی بہن کے ساتھ ہو تو سدس ملے گا۔

۴) علاتی بہن علاتی بھائی کے ساتھ عصبہ بالغیر بنے گی، اور مؤنث کو مذکر سے نصف ملے گا۔

۵) علاتی بہن میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ مع الغیر بنے گی۔

۶) میت کا بیٹا، پوتا الخ: باپ، دادا یا حقیقی بھائی موجود ہو تو علاتی بہن محروم ہوگی۔

۷) علاتی بہن دو یا زیادہ حقیقی بہنوں کے ساتھ ہو، یا ایک ایسی حقیقی بہن کے

---

(۱) میت مہ ۲

اخت عل	ابنِ اخ عن
نصف	عصبہ
ف ۱	ع ۱

میت مہ ۳

اختان عل	ابنِ اخ عن
ثلثان	عصبہ
ف ۲	ع ۱

میت مہ ۳

اخت عل	اخ عل
عصبہ بالغیر	عصبہ
عبا ۱	ع ۲

میت مہ ۶

اخت عن	اخت عل	ابن العم
نصف	سدس	عصبہ
ف ۳	ف ۱	ع ۲

میت مہ ۳

اختان عن	اخت عل	عم
ثلثان	م	عصبہ
ف ۲	م	ع ۱

میت مہ ۳ ۹

اختان عن	اخت عل	اخ عل
ثلثان	عصبہ بالغیر	عصبہ
۲	(۱/۳)	
ف ۶	عبا ۱	ع ۲

میت مہ ۶

اب	ام	اخت عل	اخ عل
عصبہ	سدس	م	م
ع ۵	ف ۱	م	م

میت مہ ۶

جد	ام	اخ	اخت
عصبہ	سدس	م	م
ع ۵	ف ۱	م	م

(۲) حقیقی اور علاتی بھائی بہن باپ کی موجودگی میں بالاتفاق ساقط ہو جاتے ہیں؛ لیکن دادا کی موجودگی میں صاحبین کے نزدیک ساقط نہیں ہوتے؛ البتہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دادا کی موجودگی میں بھی ساقط ہو جاتے ہیں، اِسی پر فتویٰ ہے، جس کا تفصیلی بیان سراجی کے "باب مقاسمة الجد" میں موجود ہے۔ باپ داد کے درمیان جن چار مسائل میں فرق ہے ان میں سے یہ پہلا مسئلہ ہے۔

ساتھ ہو جو بیٹی یا پوتی کے ساتھ مل کر عصبہ بن گئی ہے، تو اِن دونوں صورتوں میں علاتی بہن محروم ہوگی(١)۔

(١٠) احوالِ اُمّ (ماں)

ماں کی تین حالتیں ہیں:

١) میت کا لڑکا، لڑکی؛ پوتا، پوتی الخ، نیز کسی بھی جہت کے دو بھائی بہن موجود ہیں تو ماں کو سدس ملے گا(٢)۔

٢) میت کا لڑکا، لڑکی پوتا، پوتی الخ، یا کسی بھی جہت کے دو یا زیادہ بھائی، بہن تو موجود نہ ہوں؛ لیکن احد الزوجین میں سے کوئی ایک ہو، نیز میت کے ماں باپ بھی موجود ہوں، تو احد الزوجین کو اُن کا حصہ دینے کے بعد مابقی مال کا ثلث ماں کو ملے گا، اور اِس کی صرف دو صورتیں ہیں: (١) زوجہ، اب، ام (٢) زوج، اب، ام۔

نوٹ: اگر بہ جائے باپ کے دادا ہو تو اختلاف ہے: طرفین کے نزدیک کل مال کا ثلث ملے گا، اور اِسی پر فتویٰ ہے؛ البتہ امام ابو یوسف کے نزدیک مابقی مال کا ثلث ملے گا(٣)۔

---

(١) البتہ اگر علاتی بہن علاتی بھائی کے ساتھ ہے تو محروم نہ ہوگی؛ بلکہ عصبہ بالغیر بنے گی، اگر چہ کئی حقیقی بہنوں کے ساتھ ہو۔

(٢)

میت مہ ٦

ام	اخت عن	ابن العم
ثلث	نصف	عصبہ
ف٢	ف٣	ع١

میت مہ ٦

ام	اختان عن	ابن الاخ
سدس	ثلثان	عصبہ
ف١	ف٤	ع١

میت مہ ٦

ام	بنت	ابن الابن
سدس	نصف	عصبہ
ف١	ف٣	ع٢

میت مہ ٤

ام	اب	زوجہ
ثلثِ مابقی	عصبہ	ربع
ف١	ع٢	ف١

میت مہ ٦

ام	اب	زوج
ثلثِ مابقی	عصبہ	نصف
ف١	ع٢	ف٣

میت مہ ٦

ام	جد	زوج
ثلث	عصبہ	نصف
ف٢	ع١	ف٣

(٣) باپ دادا کے درمیان فرق والے مسائلِ اربعہ میں سے یہ دوسرا مسئلہ ہے۔

۳) میت کی کسی قسم کی اولاد، نیز کسی بھی جہت کے بھائی بہنوں میں سے دو یا زیادہ نہ ہوں، تو ماں کو کل مال کا ثلث ملے گا۔

(۱۱) احوالِ جدۂ صحیحہ (دادی، نانی)

جدات کی دو حالتیں ہیں:

۱) سدس ملے گا خواہ ایک ہو یا زیادہ، بہ شرطے کہ وہ جدات صحیحہ ہوں اور ایک درجے کی ہوں(۱)۔

۲) [الف] میت کی ماں کی وجہ سے تمام تر جدات محروم ہوں گی۔ [ب] میت کے باپ کی وجہ سے باپ کی طرف کی جدات محروم ہوں گی۔ [ج] میت کے دادا کی وجہ سے صرف ابویات محروم ہوں گی؛ مگر ام الاب (اُسی دادا کی اہلیہ)- اگرچہ اوپر تک ہو- دادا سے محروم نہ ہوگی۔(۲) [د] کسی بھی رشتہ والی قریب کی جدہ- چاہے وارث ہو یا محروم ہو- دور والی جدات کو محروم کر دے گی۔

---

(۱) میـــت مـہ ۶

جدہ	اختان عن	ابن الاخ
سدس	ثلثان	عصبہ
ف ۱	ف ۴	ع ۱

میـــت مـہ ۶ ۱۲

جدہ	جدہ	بنت	عم
سدس ۱		نصف	عصبہ
(۲)		۳	۲
ف ۱	ف ۱	ف ۶	ع ۴

میـــت مـہ ۳

جدہ	ام	عم
م	ثلث	عصبہ
م	ف ۱	ع ۲

میـــت مـہ ۶

اب الاب	ام الاب	بنتان
سدس	سدس	ثلثان
ف ۱	ف ۱	ف ۴

میـــت مـہ ۶

ام الاب	اب	بنتان
م	سدس/عصبہ	ثلثان
م	ف ۱ ع ۱/۲	ف ۴

میـــت مـہ ۶

ام الاب	ام ام الام	اب	بنتان
م	م	سدس/عصبہ	ثلثان
م	م	ف ۱ ع ۱/۲	ف ۴

میـــت مـہ ۶

ام الاب	ام	بنتان	عم
م	سدس	ثلثان	عصبہ
م	ف ۱	ف ۴	ع ۱

(۲) باپ کی موجودگی میں دادی ساقط ہو جاتی ہے؛ لیکن دادا کی موجودگی میں (ام الاب) دادی ساقط نہیں ہوتی۔ یہ تیسرا مسئلہ ہے جس میں باپ دادا کے درمیان فرق ہے۔

جدۂ صحیحہ : اُس مؤنث اصلِ بعید کو کہتے ہیں جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں جد فاسد کا واسطہ نہ آئے، جیسے: ام الاب (دادی) یا ام الام (نانی)۔

جدۂ فاسدہ : جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں جد فاسد کا واسطہ آئے، جیسے: ام اب الام (نانا کی ماں) یا ام اب ام الاب (دادی کی دادی)۔

فائدہ: اگر دو جدات قریب کی جمع ہو جائیں، ایک سے میت کو ایک قسم کی قرابت ہو اور دوسری سے دو یا اس سے زیادہ کی قرابت ہو، تو شیخین کے مذہب کے مطابق اصل قرابت کا اعتبار کرتے ہوئے سدس کو دو کے مابین اَنصافاً تقسیم کیا جائے گا، (اسی پر فتویٰ ہے۔) جب کہ امام محمد علیہ الرحمۃ کے نزدیک بہ اعتبار جہات کے اَثلاثاً یا اَرباعاً تقسیم ہوگا، یعنی ایک قرابت والی کو سدس کا تہائی، اور دو قرابت والی کو بقیہ دو تہائی۔

(۱)

میت زید

(۱) أم رضیه		(۱) أب شاکر
(۲) أم صابره	(۲) أب حامد	أم حلیمه
(۳) أم زینب (۳)		أم کلثوم

الملاحظة: کلثوم ذات قرابة واحدة لزید وزینب ذات قرابتین.

(۲)

میت قاسم

(۱) أم (عظیمه)		أب محمود (۱)
(۲) أم (کریمه)	أم (رضیه) (۲)	أب شاکر (۲)
(۳) أم (سلیمه) (۳)	أب (حامد) (۳)	أم حلیمه
(٤) أم (زینب) (٤)	أم (کلثوم)	

الملاحظة: کلثوم ذات قرابة واحدة لقاسم وزینب ذات قرابات ثلاث.

عصبات کا بیان

عصبہ: میت کے وہ رشتہ دار ہیں جن کا حصہ قرآن وحدیث میں متعین نہیں ہے؛ بلکہ وہ تنہا ہونے کی صورت میں تمام ترکہ، اور ذوی الفروض کے ساتھ باقی ماندہ ترکہ کے مستحق ہوتے ہیں۔

عصبہ کی دو قسمیں ہیں: نسبی، سببی۔

عصبۂ نسبی کی تین قسمیں ہیں: (۱) عصبہ بنفسہ (۲) عصبہ بغیرہ (۳) عصبہ مع غیرہ۔

عصبہ بنفسہ: ہر اُس مذکر رشتہ دار کو کہتے ہیں جن کا میت سے رشتہ جوڑنے میں مؤنث کا واسطہ نہ آئے، اِس کی بالترتیب یہ چار قسمیں ہیں:

(۱) جزءِ میت (۲) اصل میت (۳) جزءِ اب میت (۴) جزءِ جد میت۔

عصبہ بغیرہ: وہ عورتیں ہیں جو اپنے بھائیوں کی وجہ سے عصبہ ہوتی ہیں۔

یہ کل وہ چار عورتیں ہیں جن کا حصہ نصف وثلثان ہے: بیٹی، پوتی، حقیقی بہن، علاتی بہن۔

عصبہ مع غیرہ: وہ عورتیں ہیں جو فروعِ مؤنث (بیٹی، پوتی، پرپوتی الخ) کی وجہ سے عصبہ ہوتی ہیں۔ یہ صرف دو عورتیں ہیں: حقیقی بہن، علاتی بہن۔

عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں

صنف اول	جزءِ میت	۱) میت کا بیٹا، ۲) پوتا، ۳) پرپوتا، ۴) سکڑ پوتا؛ الخ۔
صنف دوم	اصلِ میت	۱) میت کا باپ، ۲) دادا، ۳) پردادا، ۴) سکڑ دادا؛ الخ۔
صنفِ سوم	فرع اصل قریب	۱) حقیقی بھائی، ۲) علاتی بھائی، ۳) حقیقی بھتیجا، ۴) علاتی بھتیجا؛ الخ۔
صنف چہارم	فرع اصل بعید	۱) میت کا حقیقی چچا، ۲) علاتی چچا، ۳) حقیقی چچا کا بیٹا، ۴) علاتی چچا کا بیٹا؛ الخ۔

فائدہ: نقشۂ بالا میں اصناف ودرجات کی ترتیب میں اقرب والبعد کا لحاظ ضرور رہے گا۔

حجب کا بیان

حَجب: کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے کل یا بعض سہام سے محروم ہونا ہے۔

حَجب کی دو قسمیں ہیں: حجب نقصان، حجب حرمان۔

حجب نقصان: کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے زیادہ حصے کے بہ جائے کم حصہ پانا۔

یہ حجب پانچ افراد پر طاری ہوتا ہے: شوہر، بیوی، ماں، پوتی اور علاتی بہن۔

حجب حرمان: کسی وارث کا دوسرے وارث کی موجودگی میں وراثت سے بالکل ہی محروم ہو جانا۔

حجب حرمان کے متعلق ورثا کی دو جماعتیں ہیں:

(الف) ایک وہ جماعت ہے جو کبھی محروم نہیں ہوتی، یہ چھ افراد ہیں: زوجین، والدین، لڑکے اور لڑکیاں۔

(ب) دوسری جماعت اُن ورثاء کی ہے جو کبھی محروم ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے، جن کی شناخت کے دو آسان قاعدے مقرر کیے گئے ہیں:

(۱) واسطہ کے ہوتے ہوئے ذوالواسطہ محروم ہوتا ہے، مثلاً باپ (واسطہ) کی موجودگی میں دادا (ذوالواسطہ) محروم ہوگا۔

(۲) ہر اقرب ابعد کو محجوب کرے گا، مثلاً نانی پردادی کو محجوب کرے گی۔

اِس دوسری جماعت کے افراد درجِ ذیل ہیں:

دادا، دادی، حقیقی بھائی، علاتی بھائی، اخیافی بھائی، اخیافی بہن، پوتا، پوتی۔

حقیقی یا علاتی چچا، حقیقی یا علاتی بھائیوں اور چچاؤں کے لڑکوں کو بھی اِس میں شامل کیا جاتا ہے۔

محروم اصطلاحی اور محجوب میں فرق

محروم: جس میں وراثت سے روکنے والی چیز وارث کی ذات میں موجود ہو جو استحقاقِ وارث کی اہلیت کو ختم کر دے، جیسے: کفر اور قتلِ مورث۔ جس کا بیان موانعِ ارث میں ہو چکا ہے۔

محجوب: جس کی ذات میں تو استحقاق ارث کی اہلیت موجود ہوتی ہے؛ مگر دوسرے وارث کی وجہ سے حجب طاری ہوتا ہے، جیسے باپ کی موجودگی میں دادا محجوب ہوتا ہے۔

نوٹ: کبھی محروم کے عام معنیٰ مراد لیے جاتے ہیں، اور محجوب بہ حجبِ حرمان والے کو بھی ''محروم'' لکھتے ہیں۔

مخارج فروض کا بیان

مخارج: اِس سے مراد یہ ہے کہ اعداد میں سے سب سے چھوٹا ایسا عدد دریافت کیا جائے کہ اُس سے وارثوں کو اُن کے مقررہ حصے بلا کسر تقسیم ہو سکیں۔

فروضِ مقدّرہ مذکورہ فی کتاب اللہ دو قسموں پر ہیں:

قسمِ اول	نصف	۱/۲	ربع	۱/۴	ثمن	۱/۸
قسمِ ثانی	ثلث	۱/۳	ثلثان	۲/۳	سدس	۱/۶

فائدہ: مسئلہ بنانے میں نوعِ اول و ثانی کے فروض کی انفرادی و اجتماعی اعتبار سے کل تین صورتیں نکلتی ہیں:

پہلی صورت: اگر مسئلہ میں اِن چھ فروض میں سے کوئی ایک ہی فرض ہو، مثلاً: فقط ‘‘نصف’’ ہوتو مسئلہ دو سے، ‘‘ربع’’ ہوتو مسئلہ چار سے، ‘‘ثمن’’ ہو تو مسئلہ آٹھ سے، ‘‘ثلثان’’ یا ‘‘ثلث’’ ہوتو مسئلہ تین سے، اور ‘‘سدس’’ ہوتو مسئلہ چھ سے بنے گا۔ مثال: زوج، اب/ام، اخ۔

دوسری صورت: صرف قسم اول یا قسم ثانی کے دو یا تین فروض آپس میں جمع ہوجائے تو سب سے چھوٹے حصے کے ہمنام عدد سے مسئلہ بنے گا، مثلاً: نصف، ربع اور ثمن جمع ہوں تو چھوٹے حصے: ثمن کے ہم نام عدد آٹھ سے مسئلہ بنے گا، مثال: زوجہ بنت، اخ/ام، اختان عینی، اخوان لام۔

تیسری صورت: (۱) نوعِ اول کا نصف نوعِ ثانی کے کُل یا بعض کے ساتھ آجائے تو مسئلہ چھ سے بنے گا، مثال: بنت، جدہ، ابن الابن۔

(۲) نوعِ اول کا ربع نوعِ ثانی کے کُل یا بعض کے ساتھ جمع ہوجائے تو مسئلہ بارہ سے بنے گا، مثال: زوج، بنتان، ابن الاخ۔

(۳) نوعِ اول کا ثمن نوعِ ثانی کے کل یا بعض کے ساتھ آجائے تو مسئلہ چوبیس سے بنے گا، مثال: زوجہ، بنت، ام، ابن العم۔

فائدہ: (۱) معلوم ہونا چاہیے کہ علمِ فرائض کا کوئی مسئلہ اِن سات مخارج: (۲، ۳، ۴، ۶، ۸، ۱۲، ۲۴) سے باہر نہیں آئے گا، ہاں! عول، رد وغیرہ عوارض سے کمی بیشی ہوسکتی ہے۔

(۲) مسئلہ میں صرف عصبات ہوں تو مسئلہ اُن کے رؤس سے بنے گا، مثال ابن، ابن، ابن، ابن، ابن۔

امثلۂ مخارجِ فروض

فروض	مخارج	امثلۂ مسائل	تشریح
نصف	۲	مہ ۲ میت زوج اب نصف نصف	زوج کا فرض نصف دے کر، باقی نصف باپ کو عصبیت سے دیا۔
ثلث	۳	مہ ۳ میت ام اخ ثلث ثلثان	ام کا فرض ثلث دے کر، باقی دو ثلث اخ کو عصبیت سے دیا۔
نصف وثمن	۸	مہ ۸ میت زوجہ بنت اخ ثمن نصف عصبہ	زوجہ کا فرض ثمن، بنت کا نصف دے کر، باقی عصبہ (اخ) کو دیا۔
ثلث، ثلثان وسدس	۶	مہ ۶ ع ۷ میت ام اختان عینی اخوان لام سدس ثلثان ثلث	ام کا فرض سدس، اختان کا ثلثان، اخوان کا ثلث دیا۔ مسئلہ سات سے عائلہ ہوا۔
نصف وسدس	۶	مہ ۶ میت بنت جدہ ابن الابن نصف سدس عصبہ	بنت کا فرض نصف، جدہ کا سدس دے کر، باقی عصبہ (ابن الابن) کو دیا۔
ربع وثلثان	۱ ۱۲	مہ ۱۲ میت زوج بنتان ابن الاح ربع ثلثان عصبہ	زوج کا فرض ربع، بنتان کا ثلثان دے کر، باقی ایک عصبہ (ابن الاخ) کو دیا۔
نصف، ثمن وسدس	۲۴	مہ ۲۴ میت زوجہ بنت ام ابن العم ثمن نصف سدس عصبہ	زوجہ کا فرض ثمن، بنت کا نصف، ام کا سدس دے کر، باقی عصبہ (ابن العم) کو دیا۔

عول کا بیان

مخرج سے سہام بڑھ جانے کی صورت میں مخرج کو بڑھا دینے کا نام عول ہے۔ اس مسئلہ کو "عولیہ" یا "عائلہ" کہتے ہیں۔

سہام: وارثوں کے وہ حصے ہیں جو شریعت کی رُو سے اُن کو ملتے ہیں۔

کل مخارج سات ہیں: دو، تین، چار، آٹھ، بارہ اور چوبیس۔

جن میں سے دو، تین، چار اور آٹھ کا عول نہیں آتا؛ لیکن باقی ماندہ مخارج میں سے:

۱) چھ کا عول ''سات، آٹھ، نو، دس'' وتراً وشفعاً آتا ہے۔

۲) بارہ کا عول صرف ''تیرہ، پندرہ، سترہ'' وتراً آتا ہے۔

۳) چوبیس کا عول صرف ''ستائیس'' آتا ہے، مثال: زوجہ، بنتان، ابوان۔

نوٹ: عبداللہ بن مسعود ؓ کے یہاں ''چوبیس'' کا عول ''اکتیس'' بھی آتا ہے، مثال: زوجہ، ام، اخت لاب وام/۲، اخت لام/۲، ابن کافر(۱)۔

فائدہ: محرومِ اصطلاحی (ابنِ کافر) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے نزدیک حاجبِ نقصان بنتا ہے، جب کہ ہمارے نزدیک وہ نہ تو حاجبِ حرمان بنتا ہے نہ حاجب نقصان، رہا محجوب، تو وہ بالاتفاق حاجب بنتا ہے۔

مثال: زوج، اختان/ زوجہ، اخواتِ عینی/۸، ام/ زوجہ، بنات/۱۶، ام، اب۔

امثلۂ متعلقہ عول

مخارج	عول	عولیہ مسائل کی مثالیں	تشریح
مخرج ۶ کے عول	۷	مہ ۶ ع ۷ میت زوج اختان عینی نصف ثلثان	نصف وثلثان جمع ہوئے۔ مسئلہ چھ سے ہوا، مجموع سہام سات ہوئے تو عول سات کا ہوا۔
مخرج ۱۲ کے عول	۱۳	مہ ۱۲ ع ۱۳ میت زوجہ اختان عینی ام ربع ثلثان سدس	ربع، ثلثان، سدس جمع ہوئے۔ مسئلہ بارہ سے بنا، مجموع سہام تیرہ ہوئے تو عول تیرہ کا ہوا۔
مخرج ۲۴ کا عول	۲۷	مہ ۲۴ ع ۲۷ میت زوجہ بنتان ام اب ثمن ثلثان سدس سدس	ثمن، ثلثان، دوسدس جمع ہوئے۔ مسئلہ چوبیس سے بنا، مجموع سہام ستائیس ہوئے تو عول ستائیس سے ہوا۔

---

(۱) جیسے: مہ ۲۴ ع ۳۱

میت

زوجہ	ام	اخت لام/۲	اخت لاب/۲	ابن کافر
ثمن	سدس	ثلث	ثلثان	م
۳	۴	۸	۱۶	...

فائدہ: مثال مذکورہ میں ابن کافر خود محروم (کالعدم) ہے؛ لیکن وہ زوجہ کے حق میں حاجبِ نقصان (کالموجود) ہوگا؛ لہٰذا زوجہ کو بہ جائے ربع کے ثمن ملے گا۔

اعداد کے درمیان نسبتوں کا بیان

دو عددوں کے درمیان چار نسبتوں میں کسی ایک نسبت کا ہونا ضروری ہے، وہ چار نسبتیں یہ ہیں: تماثل، تداخل، توافق، تباین۔

تماثل: دو عددوں میں سے ایک عدد کا دوسرے عدد کے ہم مثل ہونا ہے، مثلاً: چار چار، اور اِن دونوں کو ''متماثلین'' کہتے ہیں۔

تداخل: دو عددوں میں سے چھوٹا عدد بڑے عدد کو کاٹ دے، یا یوں کہیے کہ: چھوٹے عدد پر اُس کا ایک مثل یا چند مثل بڑھایا جائے تو وہ بڑے عدد کے مساوی ہو جائے، مثلاً: تین اور چھ، کہ تین پر مزید تین بڑھایا جائے تو چھ کے مساوی ہو جائے گا، اِن دو عددوں کو ''متداخلین'' کہتے ہیں۔

توافق: دو عددوں میں سے چھوٹا عدد تو بڑے عدد کو فنا نہ کر سکتا ہو، لیکن کوئی تیسرا عدد ایسا ہو جو دونوں کو فنا کر دے، مثلاً: آٹھ اور بیس کو عددِ ثالث یعنی: چار فنا کر دیتا ہے، اِس توافق کو ''توافق بالربع''(۱) کہتے ہیں، اور ایسے دو عددوں کو ''متوافقین'' کہا جاتا ہے۔

تباین: دو عددوں میں سے نہ تو چھوٹا عدد بڑے عدد کو فنا کرتا ہو، اور نہ کوئی عددِ ثالث ہو جو دونوں کو فنا کر سکتا ہو، تو دونوں کے درمیان نسبتِ تباین قرار دی جائے گی، مثلاً: ۹/ اور دس، اور اِن دو عددوں کو ''متباینین'' کہا جاتا ہے۔

---

(۱) توافق کی تعبیرات: اگر دو عددوں کے درمیان دو سے توافق ہو تو ''توافق بالنصف''، اور تین سے ہو تو ''توافق بالثلث''، اور دس سے ہو تو ''توافق بالعُشر'' کہتے ہیں، اور دس کے بعد والے اعداد میں ''بجزءٍ من'' کے اضافے کے ساتھ توافق کی تعبیر ہوگی، مثلاً: گیارہ سے توافق ہو تو ''توافق بجزءٍ من احَد عشر'' سے تعبیر کریں گے۔

تصحیح کا بیان

تقسیمِ ترکہ میں بسا اوقات کئی قسم کے ورثا جمع ہو جاتے ہیں، اور کبھی ایک ہی فریق کے کئی افراد ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اصل مسئلہ (مخرج) سے ملے ہوئے سہام اُن افراد پر بِلا کسر تقسیم نہیں ہوتے، اِسی بنا پر تصحیح مسائل کی ضرورت پیش آتی ہے۔

تصحیح: کے لغوی معنیٰ درست کرنا۔

اصطلاحی معنیٰ: مسئلہ کا مخرج سب سے چھوٹا ایسا عدد مقرر کیا جائے کہ جس سے تمام مستحقین کو اُن کے حصے بلا کسر مل جائے۔

تصحیح کے کل سات قواعد ہیں:

اوّل تین قواعد میں اعدادِ رؤس وسہام کے مابین نسبت کا لحاظ کیا جاتا ہے، اور بقیہ چار قواعد میں صرف اعدادِ رؤس کے مابین نسبت دیکھی جاتی ہے۔

قاعدہ(۱): اگر مسئلہ میں ہر فریق کے سہام اُن کے رؤس پر بلا کسر تقسیم ہو جائے تو تصحیح کی ضرورت نہیں ہے۔

مثلاً: بنات۴، ام، اب/ زوج، اخواتِ عینی۴ (۱)۔

قاعدہ(۲): اگر مسئلہ میں صرف ایک ہی فریق پر کسر واقع ہوتا ہو، اور اُس فریق کے عددِ رؤس وسہام کے درمیان توافق یا تداخل بہ حکمِ توافق کی نسبت ہو، تو عددِ رؤس کے وِفق و دِخل (۲) کو اصل مسئلہ میں، اور اگر مسئلہ عائلہ ہو تو

---

(۱) جیسے: مـ٦ـہ

میـــــت

بنات۴	ام	اب
ثلثان	سدس	سدس
۴	۱	۱

اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول کو تصحیح سمجھو، جیسے: مـ٦ـہ عولہ ٧

میـــــت

زوج	اخوات عینی۴
نصف	ثلثان
۳	۴

(۲) تداخل کی نسبت میں چھوٹا عدد بڑے عدد کو جتنی بار میں کاٹتا ہے اُس کو بڑے عدد کا ''دخل'' کہتے ہیں۔

عول میں، ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو تصحیح سمجھو۔

مثلاً: بنات/٦، ام، اب/ زوج، اخوات/٦ (۱)۔

فائدہ: عددِ رؤس اور سِہام کے مابین اگر تداخل کی نسبت ہو، اور عددِ رؤس سہام سے چھوٹا ہو تو اُس کو ''تداخل بہ حکمِ تماثل'' کہتے ہیں، مثال: اب، ام، بنات/۲۔ اور اگر عددِ رؤس سہام سے بڑا ہو تو اُس کو ''تداخل بہ حکمِ توافق'' کہتے ہیں، مثال: زوجہ، اعمام/٦۔

قاعدہ (۳): اگر مسئلہ میں صرف ایک ہی فریق پر کسر واقع ہو اور اُن کے عددِ رؤس اور سہام کے درمیان توافق کے بہ جائے تباین کی نسبت ہو، تو کُل عددِ رؤس کو اصل مسئلہ میں، اور اگر مسئلہ عائلہ ہے تو عول میں، ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو تصحیح سمجھو۔

مثلاً: بنات/۳، ام، اب/ زوج، اخواتِ عینی/۳۔

فائدہ: تصحیح سے ہر فریق کے سہام نکالنے کے لیے اصل مسئلہ سے ملے ہوئے سِہام کو مضروب میں ضرب دیا جائے گا۔

---

(۱) جیسے: مـ٦ـہ ۱۸ مضروب ۳ میت

بنات ٦	ام	اب
ثلثان	سدس	سدس
۴	۱	۱
۱۲	۳	۳

اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دو، جیسے: مـ٦ـہ عولہ ۷ ۲۱ مضروب ۳ میت

زوج	اخوات ٦
نصف	ثلثان
۳	۴
۹	۱۲

(۲) جیسے: مـ٦ـہ ۱۸ مضروب ۳ میت

بنات ۳	ام	اب
ثلثان	سدس	سدس
۴	۱	۱
۱۲	۳	۳

اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دو، جیسے: مـ٦ـہ عولہ ۷ ۲۱ مضروب ۳ میت

زوج	اخوات ۳
نصف	ثلثان
۳	۴
۹	۱۲

تنبیہ: آنے والے مسائل میں ایک فریق سے زیادہ پر کسر واقع ہوتا ہے لہٰذا اَعدادِ رؤس میں نسبت دیکھنے سے پہلے سہام وعددِ رؤس کی نسبت دیکھ کر توافق کی صورت میں وِفقِ رؤس کو اور تداخل کی صورت میں دِخلِ رؤس کو نکال کر محفوظ رکھنا ہوگا، پھر اُس وِفق ودِخل اور دیگر عددِ رؤس کے مابین نسبت دیکھی جائے گی۔

قاعدہ (۴): اگر مسئلہ میں ایک فریق سے زیادہ پر کسر واقع ہوتا ہو تو جن جن فریق کے سہام ٹوٹ رہے ہیں اُن کے اعدادِ رؤس یا وفق میں نسبت دیکھی جائے گی: اگر تماثل ہے (چاہے تماثلِ اصلی ہو یا تداخل بہ حکمِ تماثل ہو) تو کوئی بھی ایک عدد لے کر اصل مسئلہ میں، یا اگر مسئلہ عائلہ ہے تو عول میں ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو تصحیح سمجھو۔

مثلاً: بنات/۶، جدات/۳، اعمام/۳/ زوج، جدات/۳، اخوات/۶ (۱)۔

قاعدہ (۵): اگر مسئلہ میں دو یا زیادہ فریق پر کسر واقع ہو، اور جن جن کے سہام ٹوٹ رہے ہیں ان کے اعدادِ رؤس کے مابین تداخل کی نسبت ہو، تو اُن میں جس فریق کا عددِ رؤس سب سے زیادہ ہو اُسی کو اصل مسئلہ میں، اور اگر مسئلہ عائلہ ہے تو عول میں، ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو تصحیح سمجھو۔

مثلاً: زوجات/۴، جدات/۲، اعمام/۱۲/ زوج، جدات/۶، اخوات/۳ (۲)۔

---

(۱) جیسے: م۶ہ ۱۸ مضروب ۳
میت

بنات ۶	جدات ۳	اعمام ۳
ثلثان	سدس	عصبہ
۴	۱	۱
۱۲	۳	۳

اگر مسئلہ عائلہ ہوتو عول میں ضرب دو، جیسے:

م۶ہ عولہ ۸ ۲۴ مضروب ۳
میت

زوج	جدات ۳	اخوات ۶
نصف	سدس	ثلثان
۳	۱	۴
۹	۳	۱۲

(۲) جیسے: م۱۲ہ ۱۴۴ مضروب ۱۲
میت

زوجات ۴	جدات ۲	اعمام ۱۲
ربع	سدس	عصبہ
۳	۲	۷
۳۶	۲۴	۸۴

اگر مسئلہ عائلہ ہوتو عول میں ضرب دو، جیسے:

م۶ہ عولہ ۸ ۴۸ مضروب ۶
میت

زوج	جدات ۶	اخوات ۳
نصف	سدس	ثلثان
۳	۱	۴
۱۸	۶	۲۴

قاعدہ(٦): اگر ایک سے زیادہ فریق پر کسر واقع ہو اور اُن کے اعدادِ رؤس کے درمیان توافق کی نسبت ہو، تو ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دو، پھر حاصلِ ضرب اور تیسرے کے عدد رؤس میں نسبت دیکھو، اگر پھر سے توافق کی نسبت ہو تو ایک کے وِفق کو دوسرے کے کُل میں ضرب دو، اور اگر تباین ہو تو ایک کے کل کو دوسرے کے کل میں ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو اصل مسئلہ میں یا عول میں ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو تصحیح سمجھا جائے گا۔

مثلاً: زوجات/۴، جدات/۹، اعمام/۶ / زوجات/۴، اخوات/۹، جدات/۱۲(۱)۔

قاعدہ(۷): اگر ایک سے زیادہ فریق پر کسر واقع ہو اور اُن کے اعدادِ رؤس میں تباین کی نسبت ہو، تو ایک عدد کو دوسرے کے کل میں، پھر حاصلِ ضرب کو تیسرے کے کل میں ضرب دیا جائے، یہ سلسلہ باقی رکھا جائے گا یہاں تک کہ جملہ وہ اعداد ختم ہو جائے جن پر کسر واقع ہوا ہے، پھر حاصلِ ضرب کو اصل مسئلہ میں یا عول میں ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو تصحیح سمجھو۔

مثلاً: زوجات/۴، جدات/۳، اعمام/۵/ زوجات/۴، اخوات/۳، جدات/۵(۲)۔

---

(۱) جیسے: مـ۱۲ـه ۴۳۲ مضروب ۳۶

میت

زوجات۴	جدات۹	اعمام۶
ربع	سدس	عصبہ
۳	۲	۷
۱۰۸ فی ۲۷	۷۲ فی ۸	۲۵۲ فی ۴۲

اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دو، جیسے:

مـ۱۲ـه عولہ ۱۳ ۴۶۸ مضروب ۳۶

میت

زوجات۴	اخوات۹	جدات۱۲
ربع	ثلثان	سدس
۳	۸	۲
۱۰۸ فی ۲۷	۲۸۸ فی ۳۲	۷۲ فی ۶

(۱) جیسے: مـ۱۲ـه ۷۲۰ مضروب ۶۰

میت

زوجات۴	جدات۳	اعمام۵
ربع	سدس	عصبہ
۳	۲	۷
۱۸۰ فی ۴۵	۱۲۰ فی ۴۰	۴۲۰ فی ۸۴

اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دو، جیسے:

مـ۱۲ـه عولہ ۱۳ ۷۸۰ مضروب ۶۰

میت

زوجات۴	اخوات۳	جدات۵
ربع	ثلثان	سدس
۳	۸	۲
۱۸۰ فی ۴۵	۴۸۰ فی ۱۶۰	۱۲۰ فی ۲۴

ہر فرد وفریق کے مابین تقسیم ترکہ کا بیان

میت کے ترکہ میں سے ہر وارث وفریق کا حصہ معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ: تصحیح وترکہ کے مابین نسبت دیکھے بغیر ہر فرد یا فریق کے تصحیح سے ملے ہوئے سہام کو کل ترکہ میں ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو کل عددِ تصحیح پر تقسیم کردیا جائے، اور خارجِ قسمتِ ترکہ میں سے اُس فرد یا فریق کا حصہ شمار کیا جائے۔

مثال: بنتان، اب، ام ترکہ: ۷ دینار/ زوج، جدہ، اختان۔ ترکہ: ۱۲(۱)۔

قرض خواہوں کے مابین تقسیم ترکہ کا بیان

اگر قرضہ ترکہ سے زیادہ ہو تو قرض خواہوں کے درمیان قرضوں کے تناسُب سے ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔ اِس کے لیے ہر قرض خواہ کو وارث کی جگہ اور اُن کے قرضوں کو سہام کی جگہ لکھا جائے گا، اور سارے قرضوں کو جوڑ کر مجموع الدیون کو تصحیح کی جگہ پر لکھا جائے گا، پھر ترکہ اور مجموع الدیون میں نسبت دیکھو:

---

(۱) ترکہ وتصحیح کے مابین تباین

جیسے: مــہ ۶ ترکہ: ۷ دینار

میت

	بنتان	اب	ام
	ثلثان	سدس	سدس
	۴	۱	۱
لکل فریق	۴ $\frac{۴}{۶}$	۱ $\frac{۱}{۶}$	۱ $\frac{۱}{۶}$

جیسے: مــہ ۶ ترکہ: ۷ دینار

میت

	بنت	بنت	اب	ام
	ثلثان		سدس	سدس
	۲	۲	۱	۱
لکل فرد	۲ $\frac{۱}{۶}$	۲ $\frac{۱}{۶}$	۱ $\frac{۱}{۶}$	۱ $\frac{۱}{۶}$

ترکہ وتصحیح کے مابین توافق

جیسے: مــہ ۶ عــ ۸ ترکہ: ۱۲ دینار

میت

	زوج	جدہ	اختان
	نصف	سدس	ثلثان
	۳	۱	۴
لکل فریق	۴ $\frac{۴}{۸}$	۱ $\frac{۴}{۸}$	۶

جیسے: مــہ ۶ عــ ۸ ترکہ: ۱۲ دینار

میت

	زوج	جدہ	اخت	اخت
	نصف	سدس	ثلثان	
	۳	۱	۲	۲
لکل فرد	۴ $\frac{۴}{۸}$	۱ $\frac{۴}{۸}$	۳	۳

(الف) اگر تباین کی نسبت ہے تو ہر قرض خواہ کے قرضے کو پورے ترکہ میں، اور توافق کی شکل میں ترکہ کے وِفق میں ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو مجموع الدیون کے کل یا وِفق پر تقسیم کریں گے، خارجِ قسمت ہر قرض خواہ کا ترکہ میں حصہ شمار کیا جائے گا۔

مثال: (ا) جمیل: ۱۰/ روپے، جمال: ۵/ دینار۔ ترکہ: ۱۳/ دینار۔

(ب) اگر تداخل کی نسبت ہے تو (مجموع الدیون کے زیادہ ہونے کی صورت میں) ہر قرض خواہ کے قرضے کو مجموع الدیون کے دِخل پر تقسیم کیا جائے، اور خارجِ قسمت ہر قرض خواہ کا ترکہ میں سے حصہ (قرضہ) شمار کیا جائے گا۔

مثال: (ا) جمیل: ۱۰/ روپے، جمال: ۵/ دینار۔ ترکہ: ۵/ دینار(۱)۔

فائدہ: اس باب میں بھی بغیر نسبت کا لحاظ کیے فرد و فریق کے درمیان تقسیمِ ترکہ والا قاعدہ بھی جاری کیا جا سکتا ہے۔

ترکہ میں کسر کا عمل

اگر ترکہ میں کسر یعنی نصف $\frac{۱}{۲}$ یا چوتھائی $\frac{۱}{۴}$ یا تہائی $\frac{۱}{۳}$ وغیرہ ہو تو ترکہ اور تصحیح دونوں کو پھیلا دیں گے، اور پھیلانے کا طریقہ یہ ہے کہ سالم ترکہ کو مخرجِ کسر (لکیر سے نیچے والے عدد) میں ضرب دیں گے پھر حاصلِ ضرب میں مقدارِ کسر

---

(۱)

ترکہ و مجموع الدیون کے درمیان تباین
میت جیسے: م۱۵لہ ترکہ: ۱۳ دینار
قرض خواہ: جمیل (۱۰) جمال (ب ۵)
$۸\frac{۱۰}{۱۵}$ $۴\frac{۵}{۱۵}$

ترکہ و مجموع الدیون کے درمیان توافق
میت جیسے: م۱۵لہ ترکہ: ۹ دینار
قرض خواہ: جمیل (۱۰) جمال (۵)
۶ دینار ۳ دینار

ترکہ و مجموع الدیون کے درمیان تداخل
میت جیسے: م۱۵ـہ ترکہ: ۵ دینار
قرض خواہ: جمیل (۱۰) جمال (۵)
$۳\frac{۱}{۳}$ $۱\frac{۲}{۳}$

(لکیر سے اوپر والے عدد) کا اضافہ کردیں گے جس سے سارا ترکہ پھیل جائے گا، اسی طرح تصحیح کو مخرجِ کسر میں ضرب دیں گے تو تصحیح بھی پھیل جائے گی، اب دونوں مبلغوں میں نسبت دیکھ کر گذشتہ قواعدِ جاری کریں گے۔

مثال: زوج، ام، اب(١)۔

تخارج کا بیان

میت کے ترکہ میں سے کوئی متعین چیز مثلاً: دکان، مکان، اراضی یا نقد روپے پیسے کسی وارث کے لیے مناسب اور مرغوب ہو، ایسی صورت میں وہ وارث اس متعین چیز کو لے کر اپنے حصۂ وراثت سے دست بردار ہونا چاہے اور دیگر ورثا بھی بہ طیبِ خاطر راضی ہو تو ایسا کرنا جائز ہے۔

اصطلاحی تعریف: ایک یا چند وارثوں کا ترکہ میں سے باہمی رضامندی سے کوئی معین چیز لے کر باقی ترکہ سے دست بردار ہو جانا۔

قاعدہ: اگر کوئی وارث مُصالحت کرلے تو اولاً مُصالح کو (کالعدم مانے بغیر) تمام ورثاء کے ساتھ لکھ کر مسئلہ کی تصحیح کی جائے، پھر صلح کرنے والے کے حصہ کو تصحیح سے گھٹا دیا جائے، گھٹانے کے بعد باقی ماندہ سہام پر ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔

---

(١) جیسے: مـہ ٦ ١٢ فق ۴ مرحومہ ہندہ ترکہ ساڑھے سات دینار ٧ ١/٢ ١٥ فق ٥
میت

زوج	ام	اب
۳	١	٢
۳ ۳/۴ دینار	١ ١/۴ دینار	٢ ٢/۴ دینار

تشریح: ترکہ میں نصف کی کسر تھی تو ترکہ (٧) کو دو میں ضرب دے کر حاصل چودہ ہوئے، جس کے ساتھ وہ ایک کسر ملا کر کل پندرہ ہوئے۔ اسی طرح تصحیح (٦) کو دو میں ضرب دے کر حاصل بارہ ہوئے، بارہ تصحیح اور پندرہ ترکہ میں توافق بالثلث تھا؛ اس لیے تصحیح کا وفق چار اور ترکہ کا پانچ ہوا، اب ہر وارث کے سہام کو وفق ترکہ (٥) میں ضرب دے کر حاصل ضرب کو وفق تصحیح (۴) پر تقسیم کر کے حاصل قسمت کو ترکہ سے ورثاء کے حصے قرار دیے۔

مثال: زوج (مصالح علیٰ المہر)، ام، عم/ زوجہ، ابن، ابن (صالح علیٰ البیت)، ابن، بنت (۱)۔

فائدہ: صلح کے لیے وارث کا عاقل ہونا شرط ہے، بالغ اور آزاد وغیرہ ہونا شرط نہیں۔

رد کا بیان

رد: مسئلے کے مخرج سے ذوی الفروض کے حصے دینے کے بعد اگر کچھ بچ جائے اور اُس کا کوئی مستحق نہ ہو تو زوجین کے علاوہ تمام اصحابِ فرائض پر اُن کے حصوں کے بہ قدر دوبارہ تقسیم کرنا۔

من یُردّ و من لا یردّ: من لا یردّ علیه: ذوی الفروض سببی یعنی (زوجین) اور زوجین کے علاوہ بقیہ ذوی الفروض نسبی کو "من یرد علیه" کہتے ہیں۔

رد کے کل چار قواعد ہیں:

قاعدہ (۱): اگر مسئلہ میں من لا یردُّ علیه میں سے کوئی نہ ہو اور من یردُّ علیه کی بھی صرف ایک ہی صنف ہو، تو وارثین کے عددِ رؤس سے مسئلہ بنایا جائے گا۔

مثال: بنت، بنت، / بنت، بنت، بنت، بنت (۲)۔

---

(۱) دین کی مثال

میت مہ ۶ ما فی ۳

زوج	ام	عم
۳	۲	۱
صالح علیٰ مہر		

عین کی مثال

میت مہ ۸ ما فی ۶

زوجہ	ابن	ابن	ابن	بنت
۱	۲	۲	۲	۱
		صالح علیٰ بیت		

(۲) جیسے:

میت مہ ۲

بنت	بنت
۱	۱

میت مہ ۴

بنت	بنت	بنت	بنت
۱	۱	۱	۱

قاعدہ (۲): اگر مسئلہ میں من لا یردُّ علیہ میں سے کوئی نہ ہو اور من یردُّ علیہ کے اصنافِ متعددہ (دو یا تین) ہوں، تو وارثین کے سہام سے مسئلہ بنایا جائے گا۔

مثال: اخ لام/۲، اخت لام، ام(۱)۔

قاعدہ (۳): اگر مسئلہ میں من یرد علیہ کی ایک صنف کے ساتھ من لا یرد علیہ میں سے کوئی ایک ہو تو من لا یرد علیہ کو اُن کے اقلِ مخارج سے مسئلہ بنا کر حصہ دینے کے بعد غور کیجیے کہ:

الف: اگر ما بقی من یرد علیہ پر برابر تقسیم ہو جائے تو تصحیح کی ضرورت نہیں۔

مثال: زوج، بنات/۳(۲)۔

باء: اگر برابر تقسیم نہ ہو سکے تو ما بقی اور من یرد علیہ کے عدد رؤس کے مابین (ا) اگر توافق یا تداخل کی نسبت ہو تو عدد رؤس کے وِفق و دِخل کو من لا یرد علیہ کے مسئلہ مخرج میں ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو تصحیح سمجھو۔

مثال: زوج، بنات/۶(۳)۔

---

(۱) جیسے: مسـ۶ـہ ردت الیٰ ۳

میت

اخ لام (۲)	اخت لام	ام
۱	۱	۱

اولا دالام کے سہام ثلث (۲)، ام کا سدس (۱)؛ کل سہام تین ہوئے تو مسئلہ تین کو رد کیا۔

الف (۲) جیسے: مسـ۴ـہ

میت

زوج	بنت	بنت	بنت
۱	۱	۱	۱

مسئلہ اقل فرض زوج $\frac{۱}{۴}$ سے بنایا، زوج سے باقی ماندہ تین بنات پر برابر تقسیم ہوا، تو مسئلہ بحالہ رہنے دیا۔

باء (۳) جیسے: مسـ۴ـہ ۸

میت ۲/۶/۳

زوج	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
$\frac{۱}{۲}$	۱	۱	۱	۱	۱	۱

زوج سے باقی ماندہ (۳) اور رؤس من یرد میں توافق بالثلث تھا، تو ثلثِ رؤس (۲) کو مسئلہ میں ضرب دیا۔

جیم: مابقی اور من یردّ علیه کے رؤوس کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو کل عدد رؤس کو من لا یرد علیه کے مسئلہ مخرج میں ضرب دو اور حاصل ضرب کو تصحیح سمجھو۔

مثال: زوج، بنات/۵(۱)۔

قاعدہ(٤): اگر مسئلہ میں من لا یرد علیه کے ساتھ من یرد علیہ کی متعدد اصناف ہو تو زوجین کو اقلِ مخارج سے اُن کا حصہ دینے کے بعد باقی جو وارثین من یرد علیه میں سے ہیں، اُن کا الگ مسئلہ بناؤ:

الف: اب اگر زوجین کے مسئلہ کا مابقی من یرد علیه کے مسئلہ پر برابر تقسیم ہو جاتا ہے تو بس، کچھ اَور کرنے کی ضرورت نہیں؛ البتہ اگر کسر واقع ہو تو قواعدِ تصحیح کے مطابق تصحیح کی جائے گی۔

مثال: زوجہ، اخت لام/۲، اخ لام، ام(۲)۔

باء: اگر زوجین کے مسئلہ کا مابقی من یرد علیه کے مسئلہ پر برابر تقسیم نہ ہو تو من یرد علیہ کے مسئلہ کو من لا یرد علیه کے مسئلہ مخرج میں ضرب دیں، اور حاصلِ ضرب کو فریقین کے حصہ کے لیے مخرج سمجھیں۔

حصہ نکالنے کا طریقہ: من لا یرد علیه کے سہام کو من یرد علیه کے مسئلہ (ردِّ یہ) میں ضرب دو، اور من یرد علیه کے سہام کو من لا یرد علیه کے مخرج سے مابقی میں ضرب دو، اِس کے بعد اگر کسر واقع ہوتا ہے تو بہ قواعدِ مذکورہ تصحیح کرو۔

جیم(۱) جیسے: مـ۴ـہ ۲۰

میت

زوج	بنات۵
۱	۱۵ فی
۵	۳

فرضِ زوج سے باقی ماندہ (۳) اور رؤسِ بنات (۵) میں تباین تھا، لہذا کل رؤس (۵) کو ضرب دیا۔

الف(۲) جیسے: مـ۴ـہ ما۳فی مسئلہ من یرد۶ ردت الٰی ۳

میت

زوجہ	اخت لام (۲)	اخ لام	ام
۱	۱	۱	۱

فرض زوجہ سے باقی ماندہ (۳) مسئلہ من یرد (۳) پر برابر تقسیم ہونے سے مخرج من لا یرد (۴) کو ہی تصحیح قرار دیا گیا۔

مثال: زوجہ/۲، بنات/۶، جدات/۴(۱)۔

مناسخہ کا بیان

مناسخہ: تقسیمِ ترکہ سے قبل کسی وارث کے مرنے کی وجہ سے اُس کے حصۂ موروثہ کو اُس کے ورثاء کی طرف منتقل کرنا۔

اگر بعضے حصے تقسیم سے پہلے میراث بن جائے تو قاعدہ یہ ہے کہ، قواعدِ تصحیح کے مطابق میتِ اول کے مسئلہ کی تصحیح کر کے ہر وارث کو تصحیح میں سے حصے دیے جائیں گے، پھر میتِ ثانی کے مسئلہ کی تصحیح کی جائے، اِس کے بعد میت ثانی کو تصحیح اول سے ملے ہوئے حصے (ما فی الید) اور تصحیح ثانی کے درمیان کی نسبت میں غور کیا جائے:

قاعدہ (۱): اگر تماثل کی نسبت ہو تو دونوں مسئلوں کو تصحیح شدہ تصور کریں۔

قاعدہ (۲): اگر تصحیحِ ثانی اور (تصحیح اول سے حاصل شدہ) مافی الید کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو تصحیح ثانی کے وِفق کو تصحیح اول میں ضرب دو، اور حاصلِ ضرب کو دونوں مسئلوں کا مخرج سمجھو۔

قاعدہ (۳): اور اگر تصحیح ثانی اور مافی الید کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو تصحیح ثانی کے کل کو تصحیح اول کے کل میں ضرب دے کر حاصل ضرب کو دونوں مسئلوں کے لیے مخرج سمجھو۔

---

(۱) جیسے: مـ۸ـہ ۴۰ ۴۸۰ ۶ ردت الی ۵ مضروب ۱۲

میـــــــــت

زوجتین	بنات۶	جدات۴
۱	۴	۱
۵	۲۸	۷
فی ۶۰	فی ۳۳۶	فی ۸۴
۳۰	۵۶	۲۱

زوجتین سے باقی ماندہ (۷) مسئلہ من یرد (۵) پر برابر تقسیم نہ ہونے سے مسئلہ من یرد کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا تو چالیس کا مسئلہ ہوا، زوجتین کے حصے کو پانچ میں اور من یرد کے سہام کو سات میں ضرب دیا؛ پھر سہام، رؤس میں کسر آنے سے تصحیح کرنی پڑی۔

نوٹ: میت اول کے ورثا کے سہام کو تصحیح ثانی کے کل میں، اور موافقت کی شکل میں تصحیح ثانی کے وِفق میں ضرب دیا جائے گا، اور میت ثانی کے ورثا کے سہام کو ما في اليد کے کل میں یا ما في اليد کے وِفق میں ضرب دو۔

اب اگر کوئی تیسرا، چوتھا یا پانچواں مر جائے تو قواعدِ مناسخہ کے جاری کرنے میں مَبلَغ کو پہلے مسئلے کے قائم مقام، اور تیسرے یا چوتھے مسئلے کو دوسرے کے قائم مقام مانتے ہوئے مذکورہ ترتیب کے مطابق کارروائی کرتے ہوئے چلے جائیں گے(۱)۔

---

(۱) مہ ۴ ۱۶ ۳۲ ۱۲۸ ۶ ردت الی ۴ میت مرحومہ ہندہ

زوج، عبداللہ	بنت، زینب	ام، خدیجہ
۱	۳	۱
۴	۹	۳
		۶

مہ ۴ تماثل میت مرحوم عبداللہ مافی الید ۴

زوجہ، فاطمہ	ام، زبیدہ	اب، خالد
۱	۱	۲
۲	۲	۴
۸	۸	۱۶

فق ۲

مہ ۶ توافق بالثلث میت مرحومہ زینب مافی الید ۹ فق ۳

جدہ، خدیجہ	بنت، رقیہ	ابن، حامد	ابن، ناصر
۱	۱	۲	۲
۳	۳	۶	۶
	۱۲	۲۴	۲۴

مہ ۲ ۴ تباین میت مرحومہ خدیجہ مافی الید ۹

زوج، صالح	اخ، زاہد	اخ، عابد
۱	۱	۱
۲	۹	۹
۱۸		

المبلغ ۱۲۸

الاحیاء

فاطمہ	زبیدہ	خالد	رقیہ	حامد	ناصر	صالح	زاہد	عابد
۸	۸	۱۶	۱۲	۲۴	۲۴	۱۸	۹	۹

ما في اليد: مناسخہ میں میت کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو اُسے اوپر کے ایک یا چند مورثوں سے ملا ہو۔

المبلغ: مناسخہ میں سب سے آخری بڑی تصحیح کا وہ عدد کہ جس سے موجودہ ورثا کے حصے نکلتے ہوں۔

الاحیاء: مناسخہ میں مورثِ اعلیٰ کے موجودہ تمام زندہ ورثا کی جماعت۔

ذوی الارحام کا بیان

میت کے رشتہ دار تین قسم پر ہیں: عصبات، ذوی الفروض اور ذوی الارحام۔

ذوی الفروض اور عصبات کی موجودگی میں ذوی الارحام محروم رہتے ہیں؛ مگر عصبات اور ذوی الفروض نسبی کی عدم موجودگی میں یہ ذوی الارحام عصبیت کے طریقے سے ترکہ کے مستحق ہو جاتے ہیں، یعنی اُن کے لیے ذوی الفروض کی طرح حصے مقرر نہیں ہیں؛ بلکہ اُن میں جو بھی رشتے دار صِنف اور درجے کے اعتبار سے میت سے سب سے زیادہ قریب ہو، وہی عصبات کی طرح کل ترکہ کا مستحق ہوگا، اور بقیہ سب محروم رہیں گے۔

استحقاقِ اِرث کے لحاظ سے یہ حسبِ ذیل چار اصناف پر منقسم ہیں:

صنفِ اول: فرعِ میت: بیٹیوں، اور پوتیوں کی مذکر و مؤنث اولاد۔

صنف دوم: اصلِ میت: فاسد اجداد (نانا، نانا کا باپ اوپر تک)، و فاسد جدات (نانا کی ماں، نانا کی ماں کی ماں)۔

صنفِ سوم: فرعِ ابِ میت: ہر قسم کی عینی، علاتی اور اخیافی بہن کی مذکر

ومؤنث اولاد، اخیافی بھائیوں کی مذکر ومؤنث اولاد، اور عینی، علاتی بھائیوں کی لڑکیاں۔

صنفِ چہارم: فرعِ جد وجدۂ میت: تینوں قسم کی پھوپھیاں، اخیافی چچا، ماموں، خالہ اور ان کی اولاد، اور عینی یا علاتی چچا کی لڑکیاں۔

احوال کو ازبر کرنے کے لیے جیبی نسخہ

باپ: سدس، سدس وعصبہ، عصبہ۔ **داد**: سدس سدس وعصبہ، عصبہ، محروم۔ **اخیافی** بھائی بہن: سدس، ثلث، محروم۔ **شوھر**: نصف، ربع۔ **بیوی**: ربع، ثمن۔ **بیٹی**: نصف، ثلثان، عصبہ مع الغیر۔ **پوتی**: نصف، ثلثان، سدس، عصبہ بالغیر، محروم، محروم۔ **اختِ عینی**: نصف، ثلثان، عصبہ بالغیر، عصبہ مع الغیر، محروم۔ **اختِ علاتی**: نصف، ثلثان، سدس، عصبہ بالغیر، عصبہ مع الغیر، محروم، محروم۔ **ماں**: سدس، ثلثِ مابقی، ثلثِ جمیع۔

آیات قرآنیہ درباب میراث

﴿يوصيكم الله في اولادكم: للذكر مثل حظ الأنثيين، فانْ كنَّ نساء فوق اثنتين فلهنّ ثلثا ما ترك، وإنْ كانتْ واحدةً فلها النصف، ولأبويهِ لكلِّ واحدٍ منهما السدسُ ممّا ترك إنْ كان لهٗ ولدٌ، فإنْ لمْ يكنْ لهٗ ولد وورثه أبوٰه فلأمهِ الثلث، فإنْ كان لهٗ إخوة فلأمه السدس منْ بعد وصية يوصي بها أوْ دين؛ آبآؤكمْ وأبناؤكمْ لا تدرون أيُّهمْ أقرب لكمْ نفعاً، فريضةً من الله، إنّ الله كان عليماً حكيماً﴾ [نساء: ۱۱]

اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے باب میں: لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر، اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں- گو دو سے زیادہ ہوں- تو اُن لڑکیوں کو دو تہائی ملے گا اُس مال کا جو کہ مورِث چھوڑ مرا ہے، اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اُس کو نصف ملے گا، اور ماں باپ کے لیے یعنی دونوں میں سے ہر ایک کے لیے میت کے ترکہ میں سے چھٹا چھٹا حصہ ہے اگر میت کے کچھ اولاد ہو، اور اگر اُس میت کے کچھ اولاد نہ ہو اور اُس کے ماں باپ ہی اُس کے وارث ہوں تو اُس کی ماں کا ایک تہائی ہے، اور اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہو تو اُس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا وصیت نکالنے کے بعد کہ میت اُس کی وصیت کر جاوے، یا دین کے بعد، تمہارے اصول وفروع جو ہیں تم پورے طور پر یہ نہیں جان سکتے کہ اُن میں کا کونسا شخص تم کو نفع پہنچانے میں نزدیک تر ہے، یہ حکم مِن جانب اللہ مقرر کردیا گیا، بالیقین اللہ تعالیٰ بڑے علم اور حکمت والے ہیں۔ (بیان القرآن)

﴿ولكمْ نصفُ ما ترك أزواجكمْ إنْ لمْ يكنْ لهنّ ولد، فإنْ كان لهنّ ولد فلكمْ الربع ممّا تركْن من بعد وصية يوصين بها أوْ دين، ولهنّ الربع ممّا تركتمْ إنْ لمْ يكنْ لكمْ ولد، فإنْ كان لكمْ ولد فلهنّ الثمن ممّا تركتمْ من بعد وصية توصون بها أو دين، وإنْ كان رجل يورث كللة أوْ إمرأةٌ ولهٗ أخ أوْ أخت فلكلِّ واحدٍ منهما السدس، فإنْ كانوا أكثر من ذٰلك فهمْ شركاء في الثلث من بعد وصية يوصىٰ بها أوْ دين غير مضآر، وصية من الله، والله عليم حليم﴾[نساء، ١٢]

اور تم کو آدھا ملے گا اُس ترکہ کا جو تمہاری بیبیاں چھوڑ جاوے اگر اُن کے کچھ اولاد نہ ہو، اور اگر اُن بیبیوں کے کچھ اولاد ہو تو تم کو اُن کے ترکہ سے ایک چوتھائی ملے گا، وصیت نکالنے کے بعد کہ وہ اُس کی وصیت کر جاوے، یا دین کے بعد؛ اور اِن بیبیوں کو چوتھائی ملے گا اُس ترکہ کا جس کو تم چھوڑ جاؤ اگر تمہاری کچھ اولاد نہ ہو، اور اگر تمہارے کچھ اولاد ہو تو اُن کو تمہارے ترکہ سے آٹھواں حصہ ملے گا، وصیت نکالنے کے بعد کہ تم اُس کی وصیت کر جاؤ، یا دین کے بعد، اور اگر کوئی میت جس کی میراث دوسروں کو ملے گی- خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت- ایسا ہو جس کے نہ اصول ہوں نہ فروع ہوں، اور اُس کے ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو اُن دونوں میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، اور اگر یہ لوگ اِس سے زیادہ ہوں تو وہ سب تہائی میں شریک ہوں گے، وصیت نکالنے کے بعد جس کی وصیت کر دی جاوے، یا دین کے بعد، بہ شرطے کہ کسی کو ضرر نہ پہونچاوے۔ یہ حکم کیا گیا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے، اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے حلیم ہے۔ (بیان القرآن)

يستفتونك، قل الله يفتيكمْ فى الكللة إنْ إمرؤا هلك ليس لهٗ ولد، ولهٗ أخت فلها نصف ما ترك، وهو يرثها إنْ لمْ يكنْ لها ولد، فإنْ كانتا إثنتين فلهما الثلثٰن ممّا ترك، وإنْ كانوا إخوة رجالًا ونساء فللذكر مثل حظ الأنثيين، يبيّن الله لكمْ أنْ تضلوا، والله بكلِّ شيئٍ عليمٌ﴾ [النساء: ١٧٦]

لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں، آپ فرما دیجیے کہ: اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے باب میں حکم دیتا ہے: اگر کوئی شخص مر جاوے جس کے اولاد نہ ہو اور اُس کے ایک بہن ہو تو اُس کو اُس کے تمام ترکہ کا نصف ملے گا، اور وہ شخص اُس کا وارث ہوگا اگر اُس کے اولاد نہ ہو، اور اگر بہنیں دو ہوں تو اُن کو اُس کے کل ترکہ میں سے دو تہائی ملیں گے، اور اگر وارث چند بھائی بہن ہوں مرد اور عورت، تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر۔ اللہ تعالیٰ تم سے اِس لیے بیان کرتے ہیں کہ تم گمراہی میں نہ پڑو، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔ (بیان القرآن)

تمت بحمد الله